Pakistan Afghanistan Joint Chamber of Commerce and Industry
PAJCCI

پاکستان افغانستان مشترکہ چیمبر آف کامرس
اور صنعت (پی اے جے سی سی آئی)

امن اور حکومتی نظام کے حصے

پاک افغان دو طرفہ اور ٹرانزٹ تجارت

کاروباری ادراک کا سروے

دسمبر ۲۰۱۲

اردو ایڈیشن

امن اور حکومتی نظام کے حصے

پاک افغان دوطرفہ اور ٹرانزٹ تجارت:
کاروباری ادراک کا سروے

پاکستان افغانستان مشترکہ چیمبر آف کامرس اور صنعت (پی اے جے سی سی آئی)
دسمبر 2012

Pakistan Afghanistan Joint Chamber of Commerce and Industry
PAJCCI

اُردو ایڈیشن

محمد زبیر موتی والا

صدر، پی اے جے سی سی آئی

پاکستان' افغانستان مشترکہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا قیام دونوں ممالک کے ہوا کے خوشگوار جھونکے کے مترادف ہے۔ موجودہ سیاسی تناؤ اور حساس ثقافتی مسائل کے باوجود' دونوں ممالک کے کاروباری نمائندوں نے باہمی رضامندی سے نجی سطح پر دونوں ممالک کے کاروباری طبقوں کو قریب لانے کی کوشش کی ہے اس عمل کو اسلامی جمہوریہ افغانستان اور اسلامی جمہوریہ پاکستان نے تسلیم کیا ہے۔

اس سرحد پار معاہدہ کا بنیادی مقصد نہ صرف ایشیا اور وسطی ایشیا کے علاقوں میں معاشی منظر کو تبدیل کرنا بلکہ امن کے مقاصد کو تقویت دینا ہے۔ چیمبر میں تجارت وصنعت کے ممبران کو شامل کیا گیا جس کا مقصد دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری' ٹیکنالوجی کی منتقلی' نئے تجارتی مواقعوں کی تلاش اور باہمی مفاد کے میدانوں اور دونوں ممالک کی عالمی سطح پر مثبت امیج بنانا ہے۔

اس بات پر باہمی طور پر اتفاق ہوا تھا کہ اس پلیٹ فارم کو نہ صرف تجارت سے متعلق مسائل کو احسن طریقے سے حل کیا جائے گا بلکہ اعلیٰ سطح پر متعلقہ حکومتوں دوطرفہ سیاسی تعلقات دونوں ممالک کی حکومتوں کے عظیم مفاد میں لائحہ عمل دینا ہے۔ اس منفرد چیمبر کے بانی صدر کی حیثیت سے یہ میری بھرپور کوشش ہوگی کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کے مابین دیرینہ مسائل کو بہتر طریقے سے نمٹا جائے اور دونوں قوموں کے عظیم تر مفاد میں دونوں جانب کی سرحدوں کے کاروباری طبقے کو سہولیات فراہم کرنا ہے۔ یہ چیمبر دونوں برادرانہ قوموں کے درمیان تجارتی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے خدمت انجام دے گا بغیر کسی غیر متعلقہ سیاسی یا ثقافتی دباؤ کے اس کو قبول کرے۔ دوطرفہ باہمی مقاصد کے حصول کے لئے اس چیمبر کو مزید بہتر بنانے کے لئے میں بڑی خوش دلی سے تمام اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے فیڈ بیک اور تعاون کو خوش آمدید کروں گا۔ اس پہلے اہم سال میں ایگزیکٹیو باڈی کے اراکین کی جانب سے مجھ پر اس چیمبر کی رہنمائی کے لئے اعتماد کرنے پر بھی شکر گزار ہوں۔ مجھے بھرپور امید ہے کہ اس باڈی کے اراکین دوطرفہ مسائل کو کم کرنے اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات بہتر بنانے میں اپنا موثر کردار بہتر طریقے سے ادا کریں گے۔

خان جان الکوزئی

شریک صدر، پی اے جے سی آئی

پاکستان ہمارا مسلم برادر ملک ہے۔ افغانستان کا پاکستان کے ساتھ 2000 کلومیٹر سے زائد سرحد' اسی طرح مذہب' تاریخ' ثقافت اور زبان کا بھی اشتراک ہے۔ پاکستان 18 ویں صدی سے افغانستان کے لئے رسد کا راستہ رہا ہے۔ پاکستان اور افغانستان قدیم شاہراہ ریشم پر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ افغانستان پاکستان کو وسطی ایشیا ممالک کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے سب سے اہم راستہ ہے وسطی ایشیا کے ممالک 60 ملین لوگوں کی آبادی کے ساتھ افغانستان کے سائز سے دوگنا توانائی کے ساتھ پاکستان ایشیا کے لئے ایک مارکیٹ بن سکتے ہیں۔ آج پاکستان جو کچھ بھی غذائی اشیاء سے لے کر فارموسٹیکل اور تیار مصنوعات آج پیدا کرتا ہے اس کے لئے افغانستان ایک مارکیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ دونوں ممالک کو ایک چھت کے تلے لایا جائے جو دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت اور تعلقات کو بہتر بنائے۔ PAJCCI کا قیام دونوں ممالک کو مختلف شعبوں میں جوڑنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔ PAJCCI سرحد کے پار تجارت کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور کاروبار تک رسائی' سرمایہ' درآمد اور برآمد کے لئے مدد کرے گا۔ میری رائے ہے کہ چھوٹے مسائل جو دوطرفہ سرکاری رکاوٹوں کے باعث حل نہیں کئے جاسکتے' وہ PAJCCI کی چھتری تلے ہماری باہمی کاوشوں کے تحت حل ہو جائیں گے۔ میں سرحد کے دونوں پار کے کاروباری طبقوں سے چاہوں گا کہ وہ اس عمل میں تعاون کریں جو ہم نے دونوں ممالک کے درمیان بہتر کاروباری تعلقات اور معاشی ترقی کے لئے اٹھایا ہے۔

دیباچہ

پاکستان اور افغانستان رسمی و غیر رسمی دونوں طرح کی تجارت کی ایک طویل تاریخ کے حامل ہیں۔ دوطرفہ رسمی تجارت حالیہ برسوں میں بڑھ رہی ہے۔ یہ تجارت 01-2000 میں 170 ملین امریکی ڈالر تھی جو بڑھ کر 12-2011 میں 2450 ملین امریکی ڈالر ہے تجارت کا توازن واضح طور پر پاکستان کے حق میں ہے۔

2010ء میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان نیا ٹرانزٹ معاہدہ موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول میں دونوں ممالک کے لئے بڑی سفارتی کامیابی تصور کیا جاتا ہے تاہم استحکام کو یقینی بنانے، آپریشن اور سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری سے متعلق کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے برطانوی ہائی کمیشن اور مرکز برائے بین الاقوامی پرائیویٹ انٹرپرائز (سی آئی پی ای) یو ایس اے کے تعاون سے پاکستان۔افغانستان مشترکہ چیمبر آف کامرس وصنعت (پی اے جے سی سی آئی) قائم کیا گیا اس منفرد ادارے نے فروری 2012ء میں اپنے آپریشن شروع کئے۔

پاکستان۔افغانستان مشترکہ چیمبر آف کامرس وصنعت (پی اے جے سی سی آئی)، کراچی چیمبر آف کامرس وصنعت (کے سی سی آئی)، چمن چیمبر آف کامرس وصنعت (سی سی سی آئی)، خیبر پختونخوا چیمبر آف کامرس وصنعت (کے پی سی سی آئی) اور افغانستان چیمبر آف کامرس وصنعت (اے سی سی آئی) کا مشترکہ تعاون ہے۔ مشترکہ چیمبر کے موجودہ صدر جناب محمد زبیر موتی والا جبکہ خان جان الکوزئی شریک صدر ہیں۔

دیگر معاملات کے ساتھ مشترکہ باڈی کا مقصد کاروباری معاملات میں سہولت بہم کرنے کے ساتھ دوطرفہ تجارت کو دگنا کرنا ہے۔ چیمبر تجارت کی حمایت و اصلاحات سرحد پار تجارت کے لئے نئے مواقعوں کی نشاندہی کرنے اور پاکستان اور افغانستان کی فرموں کو متعلقہ ممالک میں سرمایہ کاری کے لئے حوصلہ افزائی کرے گا۔ یہ سروے سرحد پار کاروباری طبقے کے درمیان تعمیری معاملات کی طرف پہلا قدم ہے۔ رپورٹ دوطرفہ تجارت کے رجحان اور APTTA معاہدے کے بعد ہونے والی حالیہ بہتری پر مختصر روشنی ڈالتی ہے۔ اس اسٹڈی میں پاکستان اور افغانستان دونوں ممالک کے بڑے کاروباری حضرات، مالکان اور سرکاری افسران کی آراء نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے اس مقصد کے لئے چون گہرائی رکھنے والے روبرو انٹرویوز افغانستان (قابل، قندھار اور جلال آباد) اور پاکستان (پشاور، چمن اور کراچی) میں منعقد کئے گئے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ رپورٹ دوطرفہ تجارت کے فروغ کے لئے قابل بھروسہ بنیادیں فراہم کرے گی اور اس کے ساتھ دونوں ممالک کی کاروباری برادریوں کے خدشات کا بھی تدارک کرے گی۔

ڈیولپمنٹ پول، اس کی ٹیم، اس کے سربراہ جناب علی سلمان اور جناب شعیب رحمان جمالی اور کابل میں ہم منصب ریسرچ کوآرڈینیٹر جناب بصیر بی ٹا کے تمام مشکلات کے باوجود اس رپورٹ کو تیار کرنے کے لئے ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔

فہرست

دیباچہ ٦
پاکستان۔افغانستان تجارت: رجحانات ۱۰
کاروباری طبقے کے خیالات ۱۴
غیر رسمی تجارت ۱٦
افغانستان کے لئے ٹرانزٹ تجارت: نئی راہیں ۱۷
APTTA2010 پر افغانستان سے خیالات ۱۷
ٹرانزٹ میں مسابقت ۱۸
APTTA کے بعد: ردعمل دینے والوں کے خیالات ۲۰
تجارتی سہولیات ۲۱
انفرااسٹرکچر کا موازنہ ۲۱
حکومتی مسائل ۲۱
کیوں پاکستان اور افغانستان توازن تخلیق کر سکتے ہیں ۲۲
امن اور حکومتی نظام کے حصے ۲۳
سفارشات ۲۴
PAJCCI کے لیے سفارشات ۲۴
حکومتوں سے مطالبے ۲۴
حوالہ جات ۲۵
Annexure-I ڈیٹا ٹیبلز ۲۷
Annexure-II ڈیٹا اور تجزیے کے طریقہ کار پر ایک نوٹ ۳۰
Annexure-III پاک افغان ٹرانزٹ تجارت: ایک تاریخ ۳۳
Annexure-IV ردعمل دینے والوں کی فہرست ۳۵

اعداد و شمار کی فہرست

اعداد و شمار 1 پاک افغان تجارت میں رجحانات ۱۰

اعداد و شمار 2 پاکستان کی برآمدات افغانستان کے لیے ۱۱

اعداد و شمار 3 افغانستان کو برآمدات کرنے والے ممالک ۱۳

اعداد و شمار 4 افغانستان کو برآمدات کی مرکوزیت ۱۳

اعداد و شمار 5 پانچ سرفہرست افغان برآمدات کی منزلیں ۱۴

اعداد و شمار 6 افغانستان کے لئے ٹرانزٹ تجارت کی راہداریاں ۱۸

ٹیبلز کی فہرست

ٹیبل 1 پاک افغان دوطرفہ تجارت ۱۰

ٹیبل 2 افغانستان: دنیا اور پاکستان سے درآمدات ۱۲

ٹیبل 3 سرفہرست تجارتی اشیاء پر کاروباری طبقے کے خیالات ۱۵

ٹیبل 4 ٹرانزٹ تجارت معاہدوں میں تقابل ۱۷

ٹیبل 5 ٹرانزٹ تجارت میں مسابقت ۱۸

اختصارات

اے سی سی آئی:	افغانستان چیمبر آف کامرس اور صنعت
اے ڈی این ایس:	افغانستان نیشنل ڈیولپمنٹ اسٹراٹیجی
اے پی ٹی ٹی اے:	افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ ایگریمنٹ 2010ء
اے ایس وائی یو ڈی اے:	آٹومیٹڈ سسٹم فار کسٹم ڈیٹا
اے ٹی ٹی اے:	افغان ٹرانزٹ ٹریڈ ایگریمنٹ 1965ء
سی سی سی آئی:	چمن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری
سی ایس او:	سینٹرل اسٹیٹکس آرگنائزیشن (افغانستان)
ایچ ایس کوڈ:	ہارمونائزڈ سسٹم کوڈ
کے سی سی آئی:	کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری
کے پی سی سی آئی:	خیبر پختونخواہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری
این ٹی ٹی ایف سی:	نیشنل ٹریڈ اینڈ ٹرانسپورٹ فیسلیٹیشن کمیٹی
پی اے جے سی سی آئی:	پاکستان۔افغانستان جوائنٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری
پی بی ایس:	پاکستان بیورو آف اسٹیٹکس
سی بی پی:	اسٹیٹ بینک آف پاکستان
ٹی ٹی ایف پی:	نیشنل ٹریڈ اینڈ ٹرانسپورٹ فیسلیٹیشن پروجیکٹ
یو این سی ٹی اے ڈی:	یونائیڈ نیشنز کانفرنس آن ٹریڈ اینڈ ڈیولپمنٹ
ڈبلیو ٹی او:	ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن

پاکستان۔افغانستان تجارت: رجحانات[1]

افغانستان کی دنیا کے ساتھ تجارت میں حالیہ برسوں میں تھوڑی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ جی ڈی پی کی فیصد کے تحت' افغانستان کی درآمدات 2006-07 میں 96 فیصد سے کم ہوکر مالی سال 2007-2010 میں گر کر 55 فیصد ہوگئی ہے۔ اسی طرح ملک کی برآمدات 24 فیصد (جی ڈی پی کی فیصد کے مطابق) 2006 سے 2007-2010[2] کے درمیان 16.5 فیصد تک رہ گئی ہے پاکستان اور اس کی معیشت سے متعلق افغانستان کا بیرونی توازن درآمدات کی طرف بہت زیادہ رہا۔ 2011 میں جی ڈی پی[3] کا 16 فیصد برآمدات جبکہ افغانستان کی آمدنی کی سطح کے مطابق اس کو جی ڈی پی کے مطابق 30 فیصد کے قریب ہونا چاہیے۔ ورلڈ بینک کے مطابق یہ فرق تعمیرات اور بحالی کی کوششوں اور خوراک اور تیل درآمدات پر انحصار کی وجہ سے ہے۔

پاک افغان تجارت

امریکن ڈالر (ملین)	مالی سال 07	مالی سال 08	مالی سال 09	مالی سال 10	مالی سال 11	مالی سال 12
افغانستان کو برآمدات	753	1,151	1,393	1,572	2,335	2,248
افغانستان سے برآمدات	76	91	93	139	172	199
مجموعی تجارت	830	1,242	1,485	1,711	2,507	2,447

ذریعہ : پاکستان بیورو اسٹیٹکس (اصلی میں پاکستان روپے: ایس بی پی کی جانب سے جاری کردہ فاریکس ریٹ میں تبدیل کر دیا گیا)

ٹیبل 1 پاک۔افغان دوطرفہ تجارت

افغانستان کی پاکستان کے ساتھ تجارت ایسی ہی تصویر پیش کرتی ہے۔ پاکستان کے مرکزی بینک ڈیٹا کے مطابق' پاکستان کا افغانستان کے ساتھ مالی سال 2012ء[4] میں تجارت 1.55 بلین ڈالر زیادہ تھی۔ پاکستان بیورو آف اسٹیٹکس کی جانب سے ڈیٹا تھوڑی مختلف تصویر دکھاتا ہے جس کے تحت مالی سال 2007ء میں افغانستان کے ساتھ تجارت 677 بلین ڈالر سے مالی سال 2012 میں 2.05 بلین ڈالر ہوگئی (دیکھئے اعداد و شمار 1)[5] دیکھئے Annexure-ii ڈیٹا میں فرق کی وجوہات کے لئے جنھیں مختلف ذرائع نے جاری کیا۔

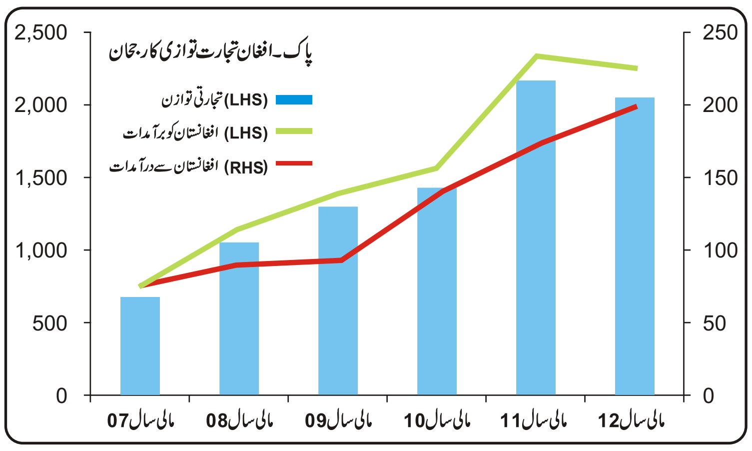

اعداد و شمار 1 ۔ پاک افغان تجارت میں رجحانات

---

1 یہ حصہ کثیر الجہت ذرائع سے حاصل کردہ ڈیٹا پر ہے (دیکھئے Annexure II ڈیٹا اور طریقہ کار پر نوٹ)

2 World Bank(2012b) 2006-07 ڈیٹا: World Bank میں IMF کا حوالہ (2012a)

3 World Bank(2012a)

4 SBP(2012)

5 اعداد و شمار 1 کو پڑھتے وقت احتیاط کرنی چاہیے۔ جیسا کہ برآمدات (بائیں جانب) اور درآمدات (دائیں جانب) مختلف ہیں۔

افغانستان کی پوزیشن جیسا کہ مالی سال 2008ء سے پاکستان کی نمایاں برآمدات مضبوط حیثیت کی حامل رہی ہیں۔

گذشتہ پانچ سالوں میں افغانستان پاکستان کی سرفہرست پانچ درآمدات کی منزل میں رہا ہے۔ مالی سال 11 میں افغانستان دوسری بڑی منزل برائے درآمدات تھا جب پاکستان کی مجموعی برآمدات کا 7.36 افغانستان جبکہ امریکہ اوورسیز میں پاکستان کی مجموعی برآمدات کا 16.18 فیصد کے حصے کے ساتھ سب سے بڑا خریدار رہا[6]۔ برآمدات کی صورتحال کے تحت افغانستان کی اہمیت تجارتی حصہ دار کی حیثیت سے نہ ہونے کے برابر رہی کیونکہ مالی سال 04 میں پاکستان کی درآمدات افغانستان سے ایک فیصد سے بھی کم رہی۔

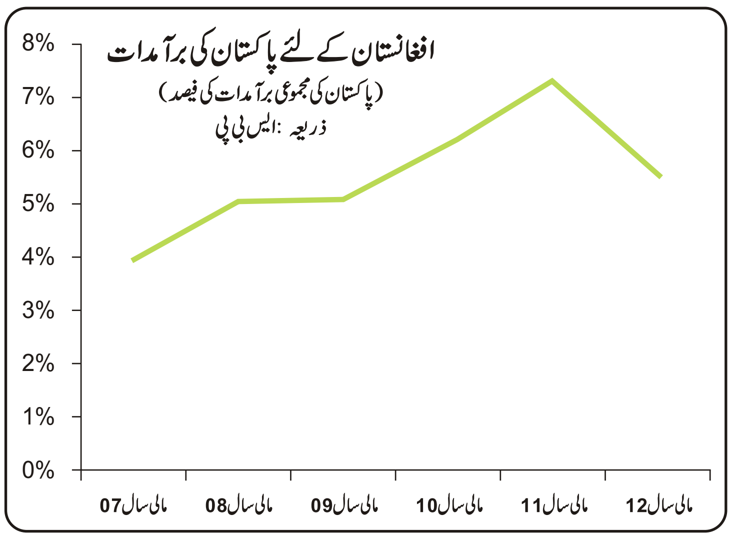

اعدادوشمار 2: پاکستان کی برآمدات افغانستان کے لئے

مالی سال 2011ء میں، دنیا سے افغانستان کو درآمدات کی اکثریت درج ذیل اجناس پر مبنی تھی: تیار کنندگان 32.2 فیصد، زراعت 17.4 فیصد اور ایندھن اور کان کنی اشیاء 1.2 فیصد[7]۔

پاکستان سے افغانستان کی درآمدات کی موازناتی درجہ بندی اس کی غیر حاضری سے واضح ہے لیکن درج ذیل سے کچھ راہنمائی حاصل ہوتی ہے[8]۔ سینٹرل اسٹیٹکس آرگنائزیشن افغانستان کے ڈیٹا کے مطابق افغانستان نے 2011ء میں پاکستان سے 597 ملین امریکی ڈالر کی اشیاء درآمد کیں۔ ان میں سے 27 فیصد سیمنٹ، 6 فیصد خوراک، ڈیزل اور گندم اور گندم کا آٹا ہر ایک چار فیصد درآمد کی گئی۔ جبکہ دوسری اشیاء کی درجہ بندی کی گئی جو 16 فیصد ہے[9]۔ اس کے برعکس، اسی سال کا پی بی ایس کا ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان کی افغانستان کو برآمدات میں سرفہرست کیروسین (قسم جیٹ ایندھن)، افغانستان کو مجموعی برآمدات کا 21 فیصد، سیمنٹ 9 فیصد، دیگر کیروسین 7.7 فیصد، ہائی اسپیڈ ڈیزل 7.5 فیصد اور گندم کا آٹا 6.5 فیصد ہے۔

جبکہ پی بی ایس اور سی ایس او کے ذرائع فیصد اور تعداد میں اختلاف رکھتے ہیں تاہم تصویر ایک جیسی ہی ہے۔ پاکستان افغانستان کو دنیا بھر سے تیار کنندگان کی فروخت میں قابل ذکر حصہ دار نہیں ہے اس کا کردار فارمنگ اور ایندھن اور کان کنی کی اشیاء میں قابل ذکر کردار ہے۔ خاص کر پاکستانی برآمدات افغانستان کے لئے تعمیری شعبے اور گھریلو استعمال کی اشیاء ہیں۔

---

6 SBP(2012)

7 WTO(2012)

8 دیکھئے Annexure-II ڈیٹا اور طریقہ کار پر نوٹ

9 CSO(2012)

سرفہرست اشیاء میں پاکستان نے افغانستان کی کیروسین مارکیٹ[10] پر مالی سال 2012 میں مکمل تصرف رکھا' سی ایس او کے ڈیٹا کے مطابق افغانستان کی مجموعی سیمنٹ کی درآمدات میں اس کا تناسب 81 فیصد رہا[11]۔ افغانستان کو خوراک کی برآمدات میں' پی بی ایس کا ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ باسمتی چاول نے افغانستان کو برآمدات کئے جانے والے دیگر معیار کے چاولوں میں برتری رکھی ۔ جسے زیادہ بلند اشیاء کے حوالے سے پڑھا جاسکتا ہے ۔ (دیکھئے : Annexure-I)

گندم اور گندم کے آٹے کی درآمدات میں' پاکستان افغانستان کو درآمد کی جانے والی گندم اور گندم کے آٹے میں 24 فیصد کا حامل رہا۔ سی ایس او کے ڈیٹا کے مطابق قاجکستان (68 فیصد) گندم اور گندم کے آٹے کی درآمدات میں سرفہرست ہے۔ تاہم یہ صورتحال پیچیدہ ہے' یو ایس ایڈ کی 2007ء کی رپورٹ[12] گندم کی فراہمی کے بارے میں بتاتی ہے کہ افغانستان کو 80 فیصد گندم پاکستان سے برآمد کی گئی باقی قاجکستان (از بکستان اور ترکمانستان) اور ایران سے ہوئی۔ رپورٹ میں پاکستانی گندم اور گندم کے آٹے کو افغانی پکانے والوں اور استعمال کرنے والوں نے ترجیح دی ہے۔ گذشتہ چار سالوں میں معاملات بڑے پیمانے پر تبدیل ہوئے ہیں ان معاملات پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

حالانکہ پاکستانی برآمدات افغانستان کے لئے واضح طور پر گذشتہ سالوں میں اضافہ ہوا ہے تاہم افغانی درآمدات کی بڑی ٹکٹ فہرست میں برآمدی اشیاء میں اضافہ نہیں ہے۔ درج ذیل ٹیبل 2 پر نظر ڈالنے سے پاکستانی سرفہرست برآمدات نظر آتی ہیں۔۔۔ دنیا سے افغانی درآمدات جیسے کہ گندم کے آٹے اور سیمنٹ بڑھ کر 6 فیصد ہو گئے ہیں۔

مالی سال 12 میں سرفہرست افغانی درآمدات کا تقابلی جائزہ

دنیا سے سرفہرست 7 افغانی درآمدات' سی ایس او ڈیٹا		پاکستان سے سرفہرست 7 افغانی درآمدات' سی ایس او ڈیٹا		پاکستان سے سرفہرست 7 افغانی درآمدات' پی بی ایس ڈیٹا	
ٹی ون تیل	20%	سیمنٹ	16%	پورٹ لینڈ سیمنٹ	12%
کاریں	10%	مختلف قسم کی خوراک	7%	گندم کا آٹا	9%
ڈیزل	7%	گندم اور گندم کا آٹا	6%	سبزی وغیرہ	9%
پیٹرول	6%	پروفائلز	5%	کیروسین قسم کا جیٹ آئل	8%
لوہے کی سلاخیں	4%	سبزی کا تیل	4%	اسٹیل وغیرہ	4%
گندم اور گندم کا آٹا	3%	ڈیزل	4%	کینو تازہ	4%
سیمنٹ	3%	دھات	3%	باسمتی چاول	3%

* سال کی مجموعی درآمدات کا 52 فیصد: میمو : مالی سال 12 میں مجموعی درآمدات 6390 ملین امریکی ڈالر

** سال کی مجموعی درآمدات کا 59 فیصد: میمو: مالی سال 12 میں مجموعی درآمدات 877 ملین امریکی ڈالر

*** سال کی مجموعی درآمدات کا 49 فیصد: میمو: مالی سال 12 میں مجموعی درآمدات 2248 ملین امریکی ڈالر

ٹیبل 2 : افغانستان: دنیا اور پاکستان سے درآمدات

یہاں افغانستان کے ادراک کا ایک تجزیہ دیا جاتا ہے۔ سی ایس او ڈیٹا کے مطابق' مالی سال 2012ء میں پاکستان سب سے بڑا تجارتی پارٹنر رہا اور تجارت کا حجم 1.05 بلین امریکی ڈالر' اس کے بعد روس 837 ملین امریکی ڈالر' از بکستان 765 ملین امریکی ڈالر اور ایران 601 ملین امریکی ڈالر[13] کے ساتھ تھے۔ پاکستان افغانستان میں سب سے بڑا ایکسپورٹر ہے۔ اس نے مالی سال 2012 میں 878 ملین امریکی ڈالر کی اشیاء فروخت کیں جو سی ایس او کے مطابق افغانستان کی مجموعی درآمدات کا 14 فیصد ہے۔

10 نوٹ: پی بی ایس اور سی ایس او کے ڈیٹا میں بہت فرق ہے۔ پی بی ایس کے مطابق پاکستان نے مالی سال 12 میں 179 ملین امریکی ڈالر کا کیروسین آئل ایکسپورٹ کیا جبکہ سی ایس او کے مطابق 38786 امریکی ڈالر کا کیروسین آئل درآمد کیا گیا جو سارا کا سارا پاکستان سے تھا۔

11 پی بی ایس ڈیٹا بتاتا ہے کہ مالی سال 12 میں 260 ملین امریکی ڈالر کا سیمنٹ افغانستان ایکسپورٹ کیا گیا جبکہ سی ایس او کا ڈیٹا مالی سال 12 کے لئے افغانستان کو مجموعی طور پر 170 ملین امریکی ڈالر کا سیمنٹ درآمد کرنا پڑا جس میں سے 81% پاکستان سے اور 18 فیصد ایران سے تھا۔

12 USAID(2007)

13 CSO(2012a)

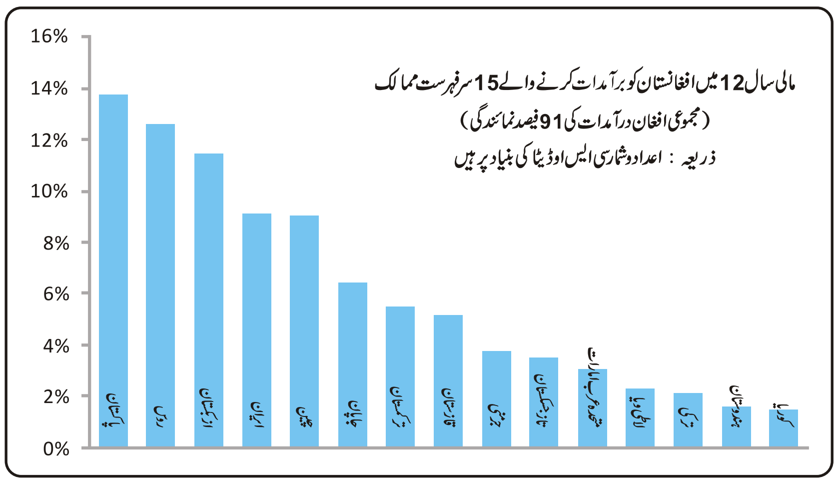

اعدادوشمار 3۔ افغانستان کو برآمدات کرنے والے مما لک

افغانستان کو ایکسپورٹ کرنے والے تین سرفہرست مما لک کے برعکس پاکستان اور چین کی ایکسپورٹ متنوع ہے۔متنوع تجارتی تعلقات کا مطلب ہے کہ اگر کسی ایک جنس کی فروخت میں کمی ہے تو دوسری جنس کی فروخت میں نفع سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ پانچ سرفہرست پاکستانی اور چینی ایکسپورٹ کی اشیاء افغانستان کے لئے ان کی متعلقہ ایکسپورٹ سے 40 فیصد کم ہیں (دیکھئے اعدادوشمار 4)۔دوسرے لفظوں میں پاکستان کی دنیا کو ایکسپورٹ کے برعکس' جہاں مجموعی ایکسپورٹ کا 50 فیصد ٹیکسٹائل اشیاء پر مشتمل ہے' افغانستان کو ملک کی ایکسپورٹ کافی متنوع ہے افغانستان کو ہندوستانی ایکسپورٹ جو سی ایس او کے مطابق چودھویں نمبر ہے وہ ایسی متنوع نہیں ہے جیسی پاکستان اور چین کی ہے۔

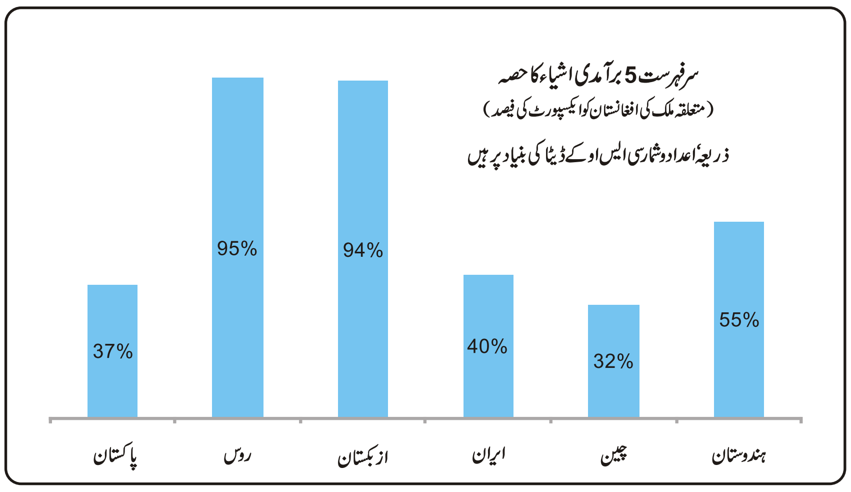

اعدادوشمار 4 : افغانستان کو برآمدات کی مرکوزیت

افغانی ایکسپورٹ کے نقطہ نظر سے' پاکستان نے مجموعی افغانی ایکسپورٹ کا 48 فیصد خریدا (مالی سال 12 میں اس کی مالیت 180 ملین امریکی ڈالر تھی)' اس کے بعد ہندوستان اور روس کا نمبر آتا ہے (دیکھئے اعدادوشمار 5) دنیا کو افغانی ایکسپورٹ کی اکثریت بنیادی[14] اشیاء پر ہیں جو کم اہمیت کی حامل ہیں۔

---

[14] World Bank (2012a)

اور پاکستان کو افغانی ایکسپورٹ کے معیار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پاکستان جو افغانستان سے امپورٹ کرتا ہے' جیسا کہ Annexure-I کے ٹیبل 2 میں دکھایا گیا ہے اس میں کوئلہ اور فالتو اسکریپ ہے جو افغانستان مجموعی امپورٹ کا 60 فیصد ہے۔ اس کے برعکس افغانستان کی ہندوستان کو ایکسپورٹ جڑی بوٹیوں اور خشک میوہ جات پر مشتمل ہے۔ پستہ' بادام' خشک انجیر اور کشمش جو مالی سال 12 میں ہندوستان کو افغانی ایکسپورٹ کا 77 فیصد رہا اس کی اہم وجہ آیا کہ افغانی ایکسپورٹ بنیادی اشیاء پر کیوں ہے یہ ہے کہ افغانستان میں تیار کنندگان شعبے میں بنیادی مواد کم ہے اور سامان کی تیاری کے لئے گھریلو پیداوار پر سہولیات کی کمی ہے[15]۔

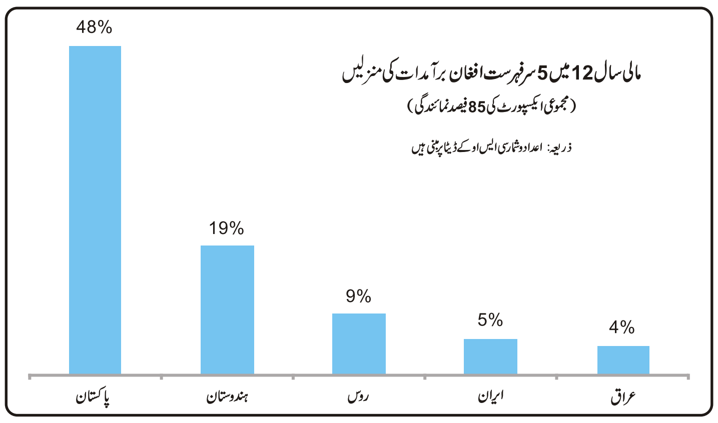

اعداد وشمار 5: 5 سرفہرست افغان برآمدات کی منزلیں

یہاں یہ بات ضروری ہے کہ سرکاری اعداد وشمار میں بڑا فرق ہے۔ سی ایس او کے ڈیٹا کے مطابق مالی سال 12 میں پاکستان کو افغانی قالین کی ایکسپورٹ 43.5 ملین امریکی ڈالر تھی جو پاکستان کو مجموعی افغانی قالین کی ایکسپورٹ کا 24 فیصد تھی اس کے برعکس' پی بی ایس ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان کو افغانستان کی جانب سے قالینوں اور دیگر ٹیکسٹائل کی امپورٹ اسی سال 0.09 ملین امریکی ڈالر تھی جو کہ کوئی بہتر تعداد نہیں ہے۔

کاروباری طبقے کے خیالات

یہ حصہ دونوں ممالک کے کاروباری طبقے سے حاصل کردہ خیالات پر مشتمل ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کے خیالات مصنفوں یا چیمبر کی نمائندگی کرتے ہوں۔ اس کے بجائے' یہ پاک افغان تجارت میں شامل دونوں ممالک کے کاروباری طبقے کے ادراک کو نمایاں کرنے کے لئے بحث کئے گئے ہیں۔ صحیح یا غلط یہ ادراک مستقبل میں چیمبر کے کام اور پالیسی سازوں کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیبل 3 متعلقہ کاروباری طبقے کے اراکین کے ردعمل پر مبنی ہے جن سے یہ معلوم کیا گیا تھا کہ دونوں ممالک کے درمیان سب سے زیادہ تجارت کی جانے والی کون سی شے ہے۔ ٹیبل 3 میں تقابلی جائزہ اس رپورٹ کا Annexure-I کا حقیقی ڈیٹا یہ بتاتا ہے کہ سرحد کے دونوں پار کاروباری طبقے کو دوطرفہ تجارت کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ اس بات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ پاک افغان تاجروں کو موجودہ سطح اور تجارتی خطوط کے بارے میں بہتر آگاہی کی ضرورت ہے۔

---

15 World Bank (2012a)

افغان کاروباری طبقہ		پاکستانی کاروباری طبقہ	
افغانستان کو ایکسپورٹ	افغانستان سے امپورٹ	پاکستان کو ایکسپورٹ	پاکستان سے امپورٹ
موٹر سائیکلیں	خشک میوہ جات	صابن پتھر	مشروبات
گوشت	معدنیات	غالیچے	الیکٹرونکس
ہائی جین انڈسٹری	کوئلہ	قیمتی پتھر	گارمنٹس
فارموسیٹکل انڈسٹری	قالین	خشک میوہ جات	پلاسٹک کا سامان، کیمیکل، کھاد
تعمیراتی خدمات		تازہ پھل	لوہا، ٹیکسٹائل، اسٹیشنری
		طبی سامان	فارماسیٹکل

ٹیبل 3۔ سرفہرست تجارتی اشیاء پر کاروباری طبقے کے خیالات
(ذریعہ: پی اے جے سی سی آئی سروے)

افغانی تاجروں کے کئی دلچسپ تجربات ہیں۔ مثال کے طور پر اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان میں پولٹری ایک وسیع صنعت ہے اور لائیو اسٹاک جانوروں کا کافی اسٹاک ہے، ایک افغانی نے کہا کہ وہ تامل ناڈو، ہندوستان سے کابل مرغی کے انڈوں کو امپورٹ کرتا ہے (تفصیل اگلے صفحے پر) یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ کچھ زرعی اجناس میں پاکستان اپنے پڑوس کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

پاکستان میں زیادہ انٹرویو دینے والوں نے افغانستان کو پاکستانی ایکسپورٹ کی شرح میں زبردست توقعات ظاہر کیں۔ سوئی سے لیکر ڈیزل تک، افغانستان کو ہر چیز کی ضرورت ہے اور پاکستان کو اپنے فائدے کے لئے یہ سب فراہم کرنا چاہیے، اس اسٹڈی کا اسکوپ مختلف کٹیگری میں تجارت کے مخصوص عمل کو نمایاں کرنا نہیں ہے۔ مزید برآں، پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوطرفہ تجارت کے ممکنہ شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ یہ ایک مشکل مرحلہ ہے کہ بالکل حقیقی تصویر کشی کی جائے اس کی وجہ جامع ڈیٹا کی عدم دستیابی اور دستیاب ڈیٹا کی غیر یقینی ہے[16]۔ سرفہرست تجارتی اشیاء کے طریقہ کار پر بحث کی مدد سے درج ذیل اشارے فراہم کئے جاتے ہیں۔

چمن اور کراچی میں انٹرویو دینے والے تعمیراتی کاموں میں اضافے کی توقع کرتے ہیں (بشمول لوہا، اسٹیل، سیمنٹ، لکڑی، سینیٹری، پینٹ، شیشہ اور پلاسٹک) خوراک (خاص کر پروسیڈ کی ہوئی خوراک مثلاً مرغی کا گوشت اور استعمال کے قابل خوراک جیسا کہ بسکٹ، چپس، مشروبات) دیگر گھریلو اشیاء (مثلاً ٹیکسٹائل) اور درمیانے درجے کی ٹرانسپورٹ کے ذرائع (مثلاً موٹر سائیکلیں اور استعمال شدہ کاریں)۔

سی ایس او کے ڈیٹا کے مطابق ان اشیاء میں جیسا کہ موٹر سائیکلیں اور فارموسٹیکل میں پاکستان کو افغانستان کی مارکیٹ میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ مالی سال 12 میں پاکستان نے افغانستان کی مارکیٹ کی مجموعی موٹر سائیکل ایکسپورٹ کا 43 فیصد کیا، چین نے 27 فیصد اور جاپان نے 20 فیصد کیا، اسی طرح مالی سال 12 میں افغانستان نے جو دوائیں امپورٹ کیں ان کا 54 فیصد پاکستان سے گیا جبکہ ایران اور ہندوستان ہر ایک کا 11 فیصد حصہ تھا[17]۔

[16] دیکھئے Annexure-II برائے مزید تفصیلات
[17] CSO(2012a)

دوسری اشیاء میں، جیسا کہ مرغی کا گوشت اور خشک دودھ میں پاکستان کے پاس ایکسپورٹ بڑھانے کی کافی گنجائش ہے جبکہ سی ایس او کے ڈیٹا کے مطابق مالی سال 12 میں افغانستان کو زندہ مرغی کی ایکسپورٹ میں اکثریتی حصہ (75 فیصد) پاکستان ہی کا تھا۔ مرغی کے گوشت کی ایکسپورٹ میں اس کا حصہ 4 فیصد تھا۔ (80 فیصد) ایکسپورٹ امریکہ نے اور 11 فیصد ایکسپورٹ برازیل نے کی تھی اسی طرح پاکستان نے افغانستان کی مجموعی کریم اور تازہ دودھ کی امپورٹ میں 95-90 فیصد فراہم کی اور افغانستان کی طرف سے امپورٹ کئے جانے والے خشک دودھ میں اس کا حصہ 50 فیصد تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں مرغی کا گوشت فراہم کرنے اور خشک دودھ بنانے والوں کے لئے بڑی مارکیٹ موجود ہے۔

افغان جانب۔ کاروباری طبقے کے اراکین نے رپورٹ کیا ہے کہ افغانی ایکسپورٹ میں اضافے میں سب سے بڑی رکاوٹ کم سطح کی پیداوار ہے۔ دیگر عناصر جو رپورٹ کئے گئے ہیں ان میں افغانستان کی ایکسپورٹ کے سلسلے میں افغان تیار کنندگان کا ٹیکنیکل اسٹاف کی کمی اسی طرح خام مال تک رسائی کا ناقابل بھروسہ ہونا ہے۔ سی آئی پی ای (CIPE) کا 2010ء کا سروے افغانستان کے کاروبار کے سرفہرست تین مسائل میں سے عدم تحفظ اور بجلی کی کمی کو قرار دیتا ہے جبکہ ورلڈ بینک انٹرپرائز سروے 2008ء نے افغانستان کے کاروبار کے چھ سرفہرست مسائل میں بجلی، زمین تک رسائی اور سرمایہ تک رسائی کو قرار دیا ہے[18]۔

تمام افغانی کاروباری حضرات جن سے اس سروے میں انٹرویو کیا گیا انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر پاکستان کے سیاسی مفادات نہ ہوتے تو افغانی ہندوستان سے واہگہ سرحد کے ذریعے امپورٹ کرنے کو ترجیح دیتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستانی اجناس معیار میں پاکستانی اجناس سے بہتر ہوتی ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان افغانستان کے کاروبار کو ہندوستان کے ساتھ کرنے پر پابندی عائد نہ کرے۔

غیر رسمی تجارت

اس رپورٹ میں یہ کوشش نہیں کی گئی ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان غیر رسمی تجارت کا مقداری تخمینہ لگائے۔ تاہم چند عمومی تبصرے تخمینے کے طور پر استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ زیادہ افراد نے اس غیر رسمی تجارت کا 1.5 بلین امریکی ڈالر سالانہ لگایا ہے۔ پاکستان میں بھی مروجہ رائے مختلف نہیں ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ دونوں ممالک کے درمیان غیر رسمی تجارت رسمی تجارت کا کم از کم 50-40 فیصد ہے۔

باکس ا۔ غیر رسمی تجارت

بولٹن مارکیٹ سے تجربہ: (کراچی کی نمایاں ہول سیل مارکیٹ) افغانی تاجر مقامی کاروباری حضرات تک رسائی کرتے ہیں اور انہیں مصالحے، چائے وغیرہ 16-20 فیصد رعایت پر پیشکش کرتے ہیں منطقی نتیجہ ہے کہ وہ APTTA کا غلط استعمال کررہے ہیں۔

ایف ایم سی جی کا تجربہ: ایف ایم سی جی کے منیجر نے بتایا کہ گذشتہ چند سالوں میں اس کی مصنوعات کی فروخت میں پشاور اور کوئٹہ میں اوسط 60 فیصد تھی تاہم جب سے فرم نے اس مصنوعات کو براہ راست افغانستان میں فروخت کرنا شروع کیا ہے تو ان دو شہروں میں اس کی فروخت میں 30-25 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ زور دینے پر اس نے بتایا کہ حالیہ سالوں میں بے انتہا فروخت کی وجہ اس مصنوعات کی غیر رسمی ذرائع سے افغانستان کو فراہمی ہے۔

ذریعہ: پی اے جے سی سی آئی سروے

[18] Cusack & Malmstrom (2010)

افغانستان کے لئے ٹرانزٹ تجارت: نئی راہیں[19]

28 اکتوبر 2010 کو افغانستان اور پاکستان ایک نئے ٹرانزٹ تجارت دور میں داخل ہوئے جس نے پہلے ہونے والے افغانستان ٹرانزٹ تجارت معاہدے 1965 (ATTA) کی جگہ لے لی۔

1965 اور 2010 کے معاہدوں کے درمیان بڑے فرق *	
ATTA 1965	APTTA 2010
پاکستانی ایکسپورٹ کی وسطی ایشیائی ریاستوں تک سہولت کے لئے کوئی شق نہیں	موجودہ وسطی ایشیائی ریاستوں کے پاکستانی ایکسپورٹ کے تفصیلی شق
پاکستان اور افغانستان میں تجارت کے لئے سڑک کے راستوں کی واضح نشاندہی نہ ہونا	تفصیلی طور پر تجارت کے لئے سڑکوں کی ٹرانزٹ پاکستان سے افغانستان اور افغانستان سے وسطی ایشیائی ریاستوں کی نشاندہی کی گئی ہے
افغانستان کی تجارت ہندوستان کے ساتھ بذریعہ واہگہ بارڈر پر کام کیا گیا لیکن حتمی شکل نہیں دی گئی	افغانستان کی ہندوستان کو واہگہ کے ذریعے ایکسپورٹ کی شق کو حتمی شکل دی گئی تاہم ہندوستان کی ایکسپورٹ افغانستان کے لئے واہگہ کے ذریعے اس مرحلے پر اجازت نہیں دی گئی
افغانی ٹرکوں کو پاکستان میں داخلے کی اجازت نہیں دی ابتدائی طور پر تجارت پاکستان ریلویز کے ذریعے بعدازاں نیشنل لاجسٹک سیل یا اس کے ذریعے نجی کیمشنڈ ٹرکوں کے ذریعے	افغانی ٹرکوں کو افغان ایکسپورٹ پاکستان کی سمندری بندرگاہوں اور واہگہ تک آنے کی اجازت
افغانستان کی چین تک رسائی براستہ پاک چین سرحد بمقام سوسٹ کے لئے کوئی شق نہیں	افغانستان کو چین کی مارکیٹ تک رسائی براستہ سوسٹ (Sost)
دو بندرگاہ داخلے کے مقام پاکستان میں کراچی پورٹ اور پورٹ قاسم (1998 میں شامل۔ کراچی میں بھی)	تین بندرگاہ ہیں داخلے کے مقام کے طور پر۔ کراچی بندرگاہ۔ پورٹ قاسم سندھ میں اور گوادر بلوچستان میں
افغانستان کو عبور کرنے کے صرف دو سرحدی مقامات طورخم صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں چمن	طورخم اور چمن کے ساتھ تیسرا سرحدی مقام عبور کرنے کے لئے جسے غلام خان کہتے ہیں فاٹا کے علاقے میں (خیبر پختونخواہ صوبے میں) پر اصولی طور پر فیصلہ کر لیا ہے
* ذریعہ: سرکاری معاہدہ کے کاغذات۔PILDAT	

ٹیبل 4 ۔ٹرانزٹ تجارت معاہدوں میں تقابل

APTTA 2010 پر افغانستان سے خیالات

اپنے مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر افغانستان کے زیادہ تر کاروباری طبقے کے اراکین نے کہا کہ APTTA 2010 میں جو تبدیلیاں کی گئیں ہیں جن کا ذکر ٹیبل 4 میں ہے ان پر عمل نہیں کیا جا رہا۔ مثال کے طور پر APTTA 2010 افغانی ٹرکوں کو پاکستانی بندرگاہ اور واہگہ تک جانے کی اجازت دیتا ہے لیکن پاکستان کو ایکسپورٹ کرنے والے تمام افغان ایکسپورٹرز سے اس سروے میں جب انٹرویو کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ افغانی ٹرکوں کو پاک۔ افغان سرحدوں پر روک لیا جاتا ہے اور انہیں اپنی اشیاء پاکستانی ٹرکوں کے ذریعے یا افغانی ٹرکوں میں لے جانے کے لئے انہیں رشوت دینی پڑتی ہے۔ چین تک رسائی براستہ سوسٹ/خنجراب سے متعلق کسی انٹرویو دینے والے نے نہیں کہا کہ اسے چین کو ایکسپورٹ کرنے پاکستانی سرحدوں تک اجازت حاصل ہے۔

19 دیکھئے Annexure-iii پاک افغان ٹرانزٹ تجارت: ایک تاریخ

ٹرانزٹ میں مسابقت

حالانکہ پاکستانی بڑی تعداد میں اشیاء افغانستان کے لئے ٹرانزٹ کرتا ہے۔ افغانستان نے اس قسم کی ٹرانزٹ تجارت کا معاہدہ ایران' تاجکستان' ترکمانستان اوراز بکستان کے ساتھ بھی کرر کھا ہے اعداد وشمار' متعدد مما لک کی جانب سے افغانستان کے لئے ٹرانزٹ تجارت کا اندازہ جیسا کرتا ہے ان ٹرانزٹ معاہدوں پر دستخط افغانستان نیشنل ڈیولپمنٹ اسٹراٹیجی (ADNS) کے تحت ہیں جو افغانستان کو وسطی ایشیاء کے لئے کم ترین فاصلے اور سمندری بندرگاہیں پاکستان اور ایران میں اسی طرح ہندوستان کو علاقے سے منسلک کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

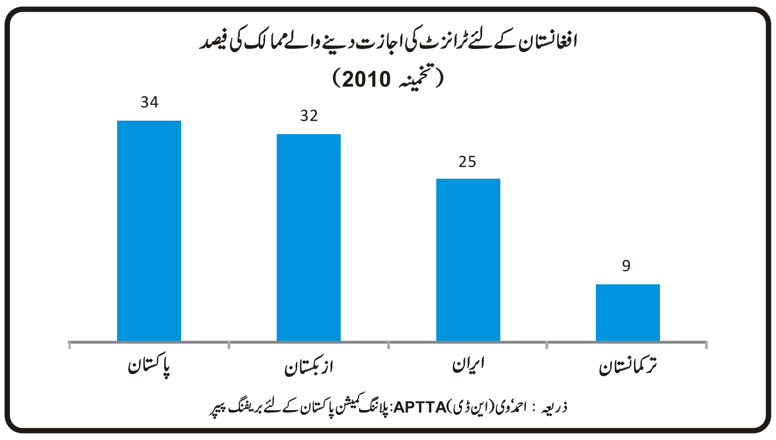

ذریعہ : احمد'وی (این ڈی) APTTA: پلاننگ کمیشن پاکستان کے لئے بریفنگ پیپر

اعدادوشمار 6 : افغانستان کے لئے ٹرانزٹ تجارت کی راہداریاں

پاکستان میں تاجر' ٹرانسپورٹ فرم کے نمائندے اور سرحدی ایجنٹ اس پر اتفاق رائے رکھتے ہیں کہ قریب ہونے کے باوجود پاکستان دوسرے پڑوسیوں کے لئے ٹرانزٹ تجارت سے محروم ہوسکتا ہے کیونکہ بنیادی متبادل ایران بہتر انفرا اسٹرکچر سادہ طریقہ کار' کم قیمت' کم چیک پوسٹ اور کم کرپشن کی پیشکش کرتا ہے۔ٹیبل 6 میں کچھ اہم عناصر کا ذکر جو ایران اور پاکستان کے درمیان افغانستان کو راستہ دینے سے متعلق ہیں۔

عناصر	ایران	پاکستان
کنٹینرز کا سائز اور وزن معیارات	سخت معیار اور حد	نہیں یا غیر معیاری اور کوئی حد نہیں
فزیکل انفرا اسٹرکچر	جدید بندرگاہ اور سڑکوں کو جال سرحد کے ساتھ تعمیر کیا	خستہ حالت ہے
کاروبار میں تعاون کی شق جیسا کہ ٹرک کے مالکان کو سبسڈی	ٹرک کی صفت کو سرمایہ کاری کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کے طور پر سبسڈی دی ہے	ایسی کوئی سہولت نہیں
بینکنگ چینلز	بین الاقوامی پابندیوں کی وجہ سے بینکنگ میں غیر یقینی صورتحال	پیشہ وارانہ طور پر ترقی یافتہ خودمختار ڈائریکٹرز، کوئی بین الاقوامی پابندی نہیں

ٹیبل 5 : ٹرانزٹ تجارت میں مسابقت

حقیقت میں، ٹرانزٹ تجارت براستہ چمن حالیہ سالوں میں کافی کم ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں چمن کے تاجروں اور کلیئرنگ/ فارورڈنگ ایجنٹ کی رائے ہے کہ ٹرانزٹ تجارت براستہ اسپین بولاک گذشتہ دوتین سالوں میں تقریباً 90 فیصد کم ہوئی ہے۔ 2007-2009 میں اوسط ہر ماہ 2500-3600 کنٹینرز، افغان ٹرانزٹ تجارت براستہ چمن فی الحال ہر ماہ 300-500 کنٹینرز تک آ گئی ہے۔ کئی وجوہات اس سلسلے میں بیان کی گئیں ہیں۔

-- کراچی اور اسی طرح سرحد پر کسٹم میں تاخیر

-- مشترکہ کلیرنس کے اصول جہاں اگر ایک ان وائس میں 150 کنٹینرز ہیں تو یہ مشترکہ کلیئرنس کے عمل سے گزریں گے، خواہ اس کے اگر کسی ایک کنٹینر کو حادثے یا سڑک بند یا کسی اور وجہ سے دیر ہو گئی ہو۔

-- کوئٹہ اور چمن کے درمیان ایف سی اور لیویز فورس کے افسران کی کرپشن جو ہر گزرنے والے تجارتی اور غیر تجارتی سامان پر غیر ضروری فیس چارج کرتے ہیں۔ یہ ''بھتہ فیس'' 2007-2009 میں کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ پہلے یہ اوسط فی کنٹینر 500 روپے سے لیکر 2500 روپے تک ہوتی تھی اب فی کنٹینر 10,000 روپے ہوتی ہے۔

-- سڑک کی بری حالت

اس صورتحال نے افغان ٹرانزٹ تاجروں کو مجبور کیا ہے کہ وہ جنوبی افغانستان (قندھار سے ہرات) کہ وہ اپنا کاروبار پاکستان سے ایران کی طرف لے جائیں۔ یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ افغانی تاجر اپنے ٹرانزٹ مقامات کے لئے پاکستان کو استعمال کرنے پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس رسائی میں آسانی محسوس کرتے ہیں اور ان کے قبائلی اور دیگر تاریخی تعلقات[20] ہیں جو ان کی پناہ گزینی کے دور میں قائم ہوئے[21]۔ تاہم ٹرانزٹ تجارت میں تاخیر اور دیگر مسائل نے افغانستان میں زیادہ افراط زر کو جنم دیا ہے، افغانیوں کے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ مالی سال 10[22] اور مالی سال 12[23] میں افغانستان ٹرانزٹ تجارت سے متعلق مسائل کو افراط زر کی بڑی وجہ قرار دیا گیا۔

لہذا افغانستان اس کے ADNS کے مقاصد کو حاصل کرنے کی مدد کو ایک طرف رکھتے ہوئے، ٹرانزٹ تجارت کے مسائل حل کرنا ان دو اہم وجوہات کی بناء پر پاکستان کے مفاد میں ہے۔

1) روزگار میں اضافہ: زیادہ تجارتی سرگرمیوں کا مطلب ہے کہ زیادہ افراد ٹرکنگ، ویئر ہاؤس اور دیگر لاجسٹک معاملات میں ملازمت حاصل کر سکیں گے اسی طرح ٹرانزٹ راستوں میں بندرگاہوں سے جنوب میں پاک افغان سرحد تک

2) افغانستان وسطی ایشیائی ممالک مارکیٹوں کے لئے گیٹ وے ہے اور یہ پاکستان کے مفاد میں کہ وہ افغان ٹرانزٹ تجارت سے متعلق مسائل کو حل کرے اور وہ چاہتا ہے کہ افغانستان بھی پاکستان کی وسطی ایشیائی ٹرانزٹ کو وہی سہولیات بہم کرے۔

---

20 Parto, S; Winters J, et al, (2012)

21 دیکھئے سیکشن: پاکستان اور افغانستان کیوں توازن تخلیق کر سکتے ہیں؟

22 World Bank(2011a)

23 CSO (2012b)

APTTA کے بعد: ردعمل دینے والوں کے خیالات

سرکاری افسران (موجودہ اور سابقہ) جن سے پاکستان میں انٹرویو کئے گئے وہ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ APTTA ایک بڑی کامیابی ہے کیونکہ اس سے بہتر سیکورٹی برائے کارگو' چھوٹی موٹی چوریوں میں کمی اور اسی طرح اسمگلنگ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ایک افسر کا خیال ہے کہ APTTA وسطی ایشیاء کے علاقے تک انہی بنیاد پر پھیلایا جانا چاہیے۔

کاروباری حضرات پاکستان میں اس بات پر متفق ہیں کہ APTTA پاکستان کے لئے نقصان ہے۔ موجودہ تجارت کے حجم میں کمی اور اس کے ساتھ واہگہ سرحد کی شمولیت سے کیونکہ واضح طور پر مقامی صنعتوں کے لئے خطرہ ہے۔ ایک ردعمل دینے والے نے بتایا کہ تقریباً 105 فرم کلیئرنگ/ بارڈر ایجنٹ کی بونڈیڈ ٹرانسپورٹ کی وجہ سے بند کی جا چکی ہیں۔

افغانستان کی طرف سے APTTA افغان تاجروں کے لئے جزوی ریلیف لیکر آیا ہے لیکن انہوں نے دعویٰ کیا کہ انشورنس گارنٹی کے شامل (جائزہ لی گئی اشیاء کا 1.1 فیصد) ہونے سے پاکستان میں پہنچنے والی اشیاء کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستانی گزرگاہوں پر گارنٹی کی وصولی افغانستان میں ٹرانزٹ کی جانے والی امپورٹ ڈیوٹی کہ جو اشیاء کی اہمیت پر لگائی گئی ہو کہ برابر سے افغانی امپورٹرز برہم ہیں۔

جیسا کہ APTTA نے افغانستان کو براستہ واہگہ ہندوستانی مارکیٹوں تک رسائی دی ہے' افغانی تاجروں کا مطالبہ ہے کہ پاکستان ہندوستانی اشیاء کو اس راستے کے ذریعے افغانستان آنے کی اجازت دے۔ بڑھتی ہوئی عدم تحفظ کی صورتحال نے شپنگ کمپنیوں کے کنٹینرز کے جمع کروانے کی ضروریات میں اضافہ کر دیا ہے جبکہ شپنگ کمپنی خالی کنٹینرز کو واپس کرنے کے لئے 7 فری دن کی اجازت دیتی ہیں حالانکہ عملی طور پر ایک کنٹینر کو مکمل طور پر واپس آنے میں 20 دن کا وقت لگتا ہے۔ اگر اشیاء بونڈیڈ کنٹینرز کے ذریعے گم ہو جائیں تو حکومت کسٹم ڈیوٹی کے برابر بینک گارنٹی لیتی ہے لیکن افغان تاجر جس کی اشیاء گم ہو جاتی ہیں وہ بغیر انشورنس کے رہ جاتا ہے۔

پاکستان کے اندر' APTTA سے متعلق واضح خدشات اور امیدیں پائی جاتی ہیں۔ ایک طرف حکومتی سطح پر اس معاہدے پر دستخط سے اس کی موثریت کو تسلیم کیا جاتا ہے دوسری طرف کاروباری حضرات کو یہ یقین ہے کہ اس سے قومی معیشت کو نقصان ہوگا۔ سرکاری نقطہ نظر سیکورٹی کے بہتر انتظامات' چوری کی روک تھام اور سسٹم کنٹرول پر ہے جبکہ کاروباری حضرات کی نظر مقامی ٹرانسپورٹ کمپنیوں' سرحدی ایجنٹ اور لاجسٹک کے کاروبار کے نقصان پر ہے۔ مزید برآں APTTA میں واہگہ بارڈر کو شامل کیا گیا ہے کہ کاروباری طبقے کو اس بات کا خدشہ ہے کہ ایک دفعہ واہگہ بارڈر سے ہندوستان' پاکستان کی تجارت کھلنے سے ہندوستانی اشیاء پاکستانی اور افغانی مارکیٹوں پر چھا جائیں گی۔

تجارتی سہولیات

انفرااسٹرکچر کا موازنہ

تجارت کے معیار کا اندازہ وہاں کی سڑکوں کی حالتوں، کسٹم کی سہولیات اور سرحدی چیک پوسٹ/ مقامات سے لگایا جاسکتا ہے۔ دونوں ممالک سے حاصل کردہ خیالات سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب تجارت سے متعلق انفرااسٹرکچر کی بات آتی ہے تو افغانستان پاکستان سے بہت آگے ہے۔ یہ بات اس کو معاونت کرتی ہے کہ مثال کے طور پر پاکستان کی سرحد طورخم پر کوئی اسکینر نصب نہیں کیا گیا جبکہ افغانستان کی جانب یہ اسکینر باضابطہ طور پر کام کر رہے ہیں[24]۔ پشاور، طورخم اور کوئٹہ چمن دونوں سیکشن میں سڑکوں کی حالت خستہ ہے جبکہ دوسری جانب کابل، طورخم سڑک اور قندھار اسپن سڑک بولاک انتہائی اچھی حالت ہیں۔ اسی طرح افغانستان میں کسٹم سہولیات جدید آلات سے مزین ہیں جبکہ طورخم سرحد پر اچھی نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر طورخم کسٹم آفس میں کوئی قابل اعتبار جنریٹر نہیں ہے۔ کسٹم حکام اپنی مدد آپ کی بنیاد پر بجلی کی کمی کو برداشت کرتے ہیں۔ ایک افسر نے کہا کہ سرحد پر جدید عمارت قائم کرنا مشکل عمل ہے کیونکہ دستیاب زمین کی ملکیت متنازعہ ہے۔

حکومتی مسائل

''پاکستان میں ہم نے کبھی ٹیکس نہیں لیا یا ٹول جمع نہیں کیا بلکہ رشوتیں لیں (ٹرانزٹ ٹریفک سے خواہ تجارتی ہو یا NATO)'' (ایک سابقہ سینئر سرکاری افسر)

افغانستان سے چمن یا طورخم کے راستے داخل ہونے والے ٹرک کو کم از کم چھ سے آٹھ چیک پوسٹ سے گزرنا پڑتا ہے جنہیں حکومت کے اداروں نے سیکورٹی کو یقینی بنانے اور اسمگلنگ روکنے کے نام پر قائم کیا ہے۔ اس کے برعکس یہ ٹرک جب افغانستان میں داخل ہوتا ہے تو اس کو کابل پہنچنے سے پہلے مزید ایک چیک پوسٹ سے گزرنا پڑتا ہے۔ پاکستانی تاجروں کا خیال ہے کہ افغانستان کی وفاقی حکومت کے مقامی مسائل پر کمزور کنٹرول وسیع راستوں سے گزرنے اور وسطی ایشیاء میں داخل ہونے کے سلسلے میں ایک محفوظ سفر میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ پاکستان ایکسپورٹرز نے تجارتی حجم کو بڑھانے میں متعدد مشکل طریقہ کار کی نشاندہی کی اور کئی ٹھوس سفارشات بھی دی ہیں۔ ان مخصوص سفارشات کی بعد میں نشاندہی کی گئی ہے[25]۔

پاکستان سے ایک بڑے خدشہ پاکستان کو ٹرانزٹ میں اشیاء کی اسمگلنگ میں رجحان کا ہے ایک اور بڑا مسئلہ کنٹینرز کے گم ہوجانے کا بھی ہے۔ جہاں تک سیکورٹی کا تعلق ہے، اس سے الیکٹرانک ڈیٹا انٹرچینج کے ذریعے نمٹا جاسکتا ہے جس سے حکام کو ٹرکوں کو اسکین اور مانیٹر کرنے میں مدد ملے گی۔

24 ہمیں ایک اہم سرکاری افسر نے بتایا کہ اس اسکینر کی لاگت صرف 23 ملین امریکی ڈالر ہے۔ ایک نجی شعبے کی فرم نے یہ سہولت تعمیر، آپریٹ بنیاد پر لگانے کی تجویزوں لیکن زمین کے ادھر ادھر ہونے اور قبضے کے مسائل کی وجہ سے یہ انتہائی مشکل کام ہے۔

25 اس رپورٹ کے مصنف نے جناب زاہداللہ شنواری کے ورکنگ پیپر کو تسلیم کیا ہے ''افغانستان۔ ایک موقع کا گنوانا'' جس میں مخصوص سفارشات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

کیوں پاکستان اور افغانستان توازن تخلیق کر سکتے ہیں؟

پاکستان کو افغانستان کے ساتھ تجارت میں دوگنا فائدہ حاصل ہے' افغانستان اور دنیا کے درمیان ٹرانزٹ راستہ اور افغانستان کی جنگ کے بعد معیشت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سپلائرز کے طور پر' پاکستان اور ایران ٹرانسپورٹ اور گزرگاہوں تک رسائی کے لئے انتہائی مناسب ممالک ہیں خاص طور پر کابل اور افغانستان کے دیگر شمالی علاقوں کے لئے ایران کے برعکس' چمن سے تعلق رکھنے والے افراد کے مطابق پاکستان افغانی تاجروں کو امپورٹ اور ایکسپورٹ کے لئے زیادہ مضبوط اور قابل بھروسہ سوشل نیٹ ورک فراہم کرتا ہے[26]۔ ایک تعلق تو پاکستانی اور افغانی پشتونوں کے قبائلی تعلقات پر مبنی ہے جہاں پشتو ایک مشترکہ زبان کے طور پر بولی جاتی ہے اور ان کو آپس میں متحد رکھتی ہے۔ اس نقطہ نظر کو یہ حقیقت سپورٹ کرتی ہے کہ پٹھان افغانستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہیں اور آبادی کا **40** فیصد[27] ہیں اور ان کی اکثریت سنی مسلمان ہے ایک اور وجہ جو پاکستان کے حق میں ہے وہ ایران' امریکہ تعلقات اور ایران پر عائد پابندیاں ہیں۔

یہ وجوہات افغانیوں کو پاکستان کے راستے تجارت کرنے کے لئے سکون دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغانی تاجر پاکستان کے ساتھ تجارت کرنے کی طرف رجحان رکھتے ہیں بہ نسبت ایران' چین یا وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے ساتھ تجارت کرنے سے موخرالذکر کے **1991** تک افغانستان کے تجارتی تعلقات قائم رہے[28]، بعدازاں تجارتی نیٹ ورک وسطی ایشیاء سے متعلق خراب معلومات کے باعث ختم ہو گئے اور روسی اشیاء نے افغانی تاجروں کے درمیان اپنی مصنوعات کے لئے جگہ بنالی تھی ایک اچھی مثال فارموسٹیکل شعبے کی ہے کراچی میں پاکستانی فارموسٹیکل پروڈیوسرز نے انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان کو افغانستان میں دو وجوہات کی بنیاد پر برتری حاصل ہے

(a) بڑی تعداد میں افغانی ڈاکٹروں کی پاکستان میں تربیت کی گئی ہے
(b) افغانی لوگ پاکستانی دواؤں سے آشنا ہیں یا کم ازکم ان سے آگاہ ہیں کیونکہ تجارتی تعلقات کے باعث جو لاکھوں افغان پناہ گزینوں کے پاکستان میں قیام کے دوران قائم ہوئے تھے۔

---

26 Parto, S; Winters J, et al, (2012)
27 Weinbaum, M (2006)
28 Parto, S; Winters J, et al, (2012)

امن اور حکومتی نظام کے حصے

یہ رپورٹ نشاندہی کرتی ہے کہ پاکستانی ٹرانسپورٹرز اور سرحدی ایجنٹ ریونیو/محاصل گنوا رہے ہیں جو وہ ٹرانزٹ تجارت میں کماتے تھے پاکستان کو دوطرفہ تجارت میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اجناس کی تجارت' متنوع جیسا کہ سیمنٹ' پولٹری اور موٹر سائیکلیں۔ مطلب پاکستان میں روزگار کے زیادہ مواقع۔ دوسری طرف APTTA اور پڑوسی ممالک میں انفرااسٹرکچر کی بہتری سے افغانستان کو خاصا فائدہ حاصل ہوا ہے اور اس کو اپنے شہریوں کے لئے اشیاء امپورٹ کرنے کے زیادہ مواقع حاصل ہوئے ہیں۔ APTTA کے بعد کے منظر میں' افغانستان اور پاکستان کے درمیان سیکورٹی انتظامات بڑھ جانے کی صورت میں غیر رسمی تجارت میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔

سرحد کے دونوں پار سیکورٹی معاملات بڑھ جانے اور معیشت اور کاروبار سے متعلق فیصلے لینے میں غلطی سے امن اور تجارت متاثر ہوتے ہیں اس کا نتیجہ باہمی اعتماد کا فقدان اور بڑے پیمانے پر خوشحالی سے انکار کا باعث ہوتا ہے جیسے اشیاء کے آزادانہ تبادلے اور خدمات' بہتر تجارتی سہولیات اور انفرااسٹرکچر میں سرمایہ کاری سے بہتر کیا جاسکتا ہے۔

افغانستان کی ضروریات کو پاکستان پورا کرتا ہوا نظر نہیں آ رہا' جبکہ پاکستان کی وسطی ایشیاء کی مارکیٹوں تک رسائی کی خواہش عدم تحفظ اور زیادہ لاگت والے تجارتی راستوں کی بناء پر پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ ایک ممکنہ تجارت کا راستہ موجود ہے: اگر پاکستان ہندوستانی اشیاء کو واہگہ کے راستے افغانستان میں کابل تک رسائی دے دے تو افغان حکومت پاکستانی تجارتی قافلوں کو وسطی ایشیاء تک رسائی کے لئے اپنا مکمل تعاون فراہم کرسکتا ہے۔ تجارت صفر۔ جمع کا کھیل نہیں ہے۔

سفارشات

اس رپورٹ کا ایک اہم مقصد PAJCCI کے ایجنڈے کے لئے پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔اس حصے میں انٹرویو کئے جانے والے افراد کی جانب سے دی جانے والی سفارشات دی گئی ہیں۔

PAJCCI کے لیے سفارشات

1۔ افغان اور پاکستانی کاروباری حضرات کے درمیان تصادم کے حل کے لئے مثبت کردار ادا کرنا۔

2۔ حکومت پاکستان کو اس امر پر راضی کرنا کہ وہ نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ طورخم کسٹم سہولت کو "خود مختار طور پر چلانے" (Build-own-operate) کے لیے آگے آنے دیں۔

3۔ نمایاں کاروباری شعبوں کی متوازن نمائندگی کو یقینی بنانا۔

4۔ دوطرفہ تجارت کو بڑھانے کے لئے شعبوں کی نشاندہی کرنا بشمول بینکنگ، فنانس اور تعمیرات کی خدمات۔

5۔ دونوں طرف کے کاروباری حضرات کو دوطرفہ رسمی تجارت کے فوائد سے آگاہ کرنا۔

6۔ مشترکہ چیمبر کی رکنیت میں اضافہ اور اس کو مزید قابل اعتماد بنانا۔

7۔ افغان مارکیٹ پر تحقیق کو بہتر کرنا۔

8۔ تعاون اور میل میلاپ کے لئے نمائش اور دیگر مواقع اور بیلٹ فارمز مہیا کرنا۔

9۔ افغانستان میں پاکستانی تجارتی اتاشی کو مضبوط کرنے اور ان کی کارکردگی کے لئے لابی کرنا اور کسٹم پر کرپشن کا خاتمہ کرنا۔

10۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) کے امکان کو تلاش کرنا۔

حکومتوں سے مطالبے

1۔ پاکستان کی تجارتی پالیسی فریم ورک کی اندرونی غیر مستقلی کو دور کیا جائے۔

2۔ افغانستان میں پہنچنے والے ایکسپورٹ کنسائمنٹ (Conignment) کی تصدیق کی ضرورت کو ختم ہونا چاہیے۔

3۔ ایکسپورٹ پر ریبٹ (Rebates) اور (Refund) کو تیز کیا جائے۔

4۔ FATA میں ٹرانسپورٹ پرمٹ ختم کیا جانا چاہیے۔

5۔ پاکستان اور افغانستان میں ٹیرف کے فرق کو آزاد تجارت معاہدے (FTA) میں مباحثے کے ذریعے کم سے کم کیا جائے۔

6۔ پاکستانی حکومت افغانیوں کو پاکستان میں مقامی تعاون کار کی شرط پر اپنا کاروبار کرنے کی اجازت دے۔

7۔ افغانستان اور پاکستان سفر کرنے والے کاروباری حضرات کو ویزے میں نرمی دی جائے۔

8۔ ٹرانزٹ میں اشیاء کی کراچی پر کسٹم ڈیوٹی کا تخمینہ برائے افغانستان (حتیٰ کہ انشورنس کے اعداد وشمار کے رائج طریقوں) کی معقولیت کا جائزہ لیا جائے۔

9۔ افغان حکومت دور دراز شہروں پر اپنے کنٹرول کو بہتر کرے خاص کر پڑوسی وسطی ایشیاء کو علاقائی تجارت کی سہولت فراہم کرنے کے لئے۔

10۔ حکومت ترجیحی بنیادوں پر پشاور، طورخم اور اسی طرح کوئٹہ، چمن سڑکوں کو بہتر کرے۔

حوالہ جات

- سی ایس او (سینٹرل اسٹیٹکس آرگنائزیشن۔افغانستان) (2012a)۔امپورٹ ڈیٹا دستیاب ہے
  http://cso.gov.af/en/page/6354 رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- سی ایس او (سینٹرل اسٹیٹکس آرگنائزیشن۔افغانستان) (2012b)۔قومی سی پی آئی'افغانستان شماریات سال کتاب 2012۔دستیاب ہے
  http://cso.gov.af/Content/files/National%20CPI.pdf رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- Cusack J; Malmstrom E (2010) افغانستان کا خواہش مند کاروباری طبقہ: فیلڈ سے خیالات، مرکز برائے نئی امریکین سیکورٹی

- Parto S; Winters J; Saadat E; Usyan M; Hozyainova A, (2012) افغانستان اور علاقائی تجارت؛ زیادہ یا کم، وسطی ایشیاء سے امپورٹ، یونیورسٹی آف وسطی ایشیاء۔ ورکنگ پیپر نمبر 3 (2012) دستیاب ہے
  http://www.ucentralasia.org/downloads/UCA-IPPA-WP-3-Afghanistan%20and%20Regional%20Trade.pdf رسائی ہوئی 8 نومبر 2012

- PILDAT(2011) مباحثہ پیپر: پاک افغان تجارت پی۔8 ۔دستیاب ہے
  http://www.pildat.org/publications/publication/FP/Pak-AfghanTrade-DiscussionPaperDec2011.pdf رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- POULAD S.T,(2012) حقیقی ترقی اور کارکردگی کا اندازہ۔ دستیاب ہے
  http://www.wto.org/english/tratop_e/tradfa_e/symp_nov11_e/overallimpl_afg_e.doc رسائی ہوئی 8 نومبر 2012

- ایس بی پی (اسٹیٹ بینک آف پاکستان) بیرونی ڈیٹا: ایکسپورٹ (BOP) تمام ممالک کی ۔ دستیاب ہے
  http://www.sbp.org.pk/ecodata/index2.asp#external رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- UNCTAD(2008) ٹرانسپورٹ نیوز لیٹر، نمبر 41 پی 6۔دستیاب ہے
  http://unctad.org/en/Docs/webdtltlb20082_en.pdf رسائی ہوئی 12 نومبر 2012

- USAID(2007) افغان گندم سپلائی میں علاقائی مارکیٹوں کا حصہ۔ دستیاب ہے
  http://www.fews.net/docs/Publications/FEWS%20NET_Contribution%20of%20Regional%20Markets%20to%20Afghan%20Wheat%20Supplies_May%202007_En.pdf
  رسائی ہوئی 13 دسمبر 2012

- Weinbaum M,(2006) افغانستان اور اس کے پڑوسی: ایک خطرناک پڑوسی، متحدہائی ریاست، ادارہ برائے امن ۔ دستیاب ہے
http://www.usip.org/publications/afghanistan-and-its-neighbors-ever-dangerous-neighborhood رسائی ہوئی 13 دسمبر 2012

- ورلڈ بینک،(2011a)، ساؤتھ ایشیاء اکنامک فوکس: جنوبی ایشیاء کے ممالک میں معاشی ترقی پر ایک جائزہ، خوراک افراط زر ۔ دستیاب ہے
http://siteresources.worldbank.org/SOUTHASIAEXT/Resources/223546-1296680097256/SouthAsiaEconomicFocus.pdf رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- ورلڈ بینک،(2011b) ، افغانستان تعمیرات ٹرسٹ فنڈ (ARTF) مینجمنٹ کمیٹی میٹنگ ۔ دستیاب ہے
http://siteresources.worldbank.org/INTAFGHANISTAN/Resources/Afghanistan-Reconstructional-Trust-Fund/ARTF_MC_meeting_October_18_2011.pdf
رسائی ہوئی 12 نومبر 2012

- ورلڈ بینک،(2012a) ، افغانستان اکنامک اپ ڈیٹ: اکتوبر 2012 ۔ دستیاب ہے
http://www.worldbank.org/en/country/afghanistan/research رسائی ہوئی 4 نومبر 2012

- ورلڈ بینک (2012b) ورلڈ بینک ڈیولپمنٹ اشاریے۔دستیاب ہے
http://data.worldbank.org/indicator رسائی ہوئی 8 نومبر 2012

- ڈبلیو ٹی او،(2012)، افغانستان تجارت پروفائل۔دستیاب ہے
http://stat.wto.org/CountryProfile/WSDBCountryPFView.aspx?Language=E&Country=AF رسائی ہوئی 12 نومبر 2012

Annexure I: ڈیٹا ٹیبلز

مالی سال 07 میں سرفہرست 07 ایکسپورٹ مصنوعات

	ایچ ایس کوڈ	ڈالر	فیصد% *
کروسین ٹائپ جیٹ ایندھن (جے پی آئی)	27101912	140,129,167	19%
گندم کا آٹا	11010010	106,918,538	14%
پورٹ لینڈ سیمنٹ	25232900	72,094,808	10%
سبزی چربی اور اس کے اجزاء	15162010	51,881,932	7%
سبزی کا تیل اور اس کے اجزاء	15162020	33,193,329	4%
ہائی اسپیڈ ڈیزل تیل	27101931	28,167,301	4%
چاول دیگر ورائٹی	10063090	24,531,250	3%

ذریعہ: اعداد و شمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں

* افغانستان کو کی جانے والی مجموعی ایکسپورٹ کی فیصد

میمو : مالی سال 07 میں افغانستان کو جانے والی مجموعی ایکسپورٹ 753,465,605

مالی سال 12 میں سرفہرست 07 ایکسپورٹ مصنوعات

	ایچ ایس کوڈ	ڈالر	فیصد% *
پورٹ لینڈ سیمنٹ	25232900	262,814,418	12%
گندم کا آٹا	11010010	207,766,822	9%
سبزی چربی اور اس کے اجزاء	15162010	204,791,003	9%
کیروسین ٹائپ جیٹ ایندھن (جے پی آئی)	27101912	169,212,965	8%
دیگر ہٹ پائپ/ خالی پروف۔ آئی آر/ اسٹیل	73069000	86,589,804	4%
تازہ کینو	8052010	84,453,243	4%
باسمتی چاول	10063010	72,518,688	3%

ذریعہ: اعداد و شمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں

* افغانستان کو کی جانے والی مجموعی ایکسپورٹ کا فیصد

میمو: مالی سال 12 میں افغانستان کو کی جانے والی مجموعی ایکسپورٹ 1088146943

ٹیبل A-1 افغانستان کو کی جانے والی سرفہرست 7 پاکستانی ایکسپورٹ

مالی سال 07 میں امپورٹ کی جانے والی 07 سرفہرست مصنوعات

	ایچ ایس کوڈ	ڈالر	فیصد% *
دیگرکاٹن/کپاس	52010090	11,880,726	16%
تازہ انگور	8061000	8,295,718	11%
پیازاور Shallots	7031000	8,117,782	11%
لکڑی/ دیگرقسمیں	44039900	7,504,300	10%
اسکریپ وغیرہ	72044990	3,974,277	5%
پام اولین	15119030	3,349,316	4%
Centiles ڈرائی ہول	7134010	2,978,535	4%

ذریعہ: اعداد وشمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں

* افغانستان سے کی جانے والی مجموعی امپورٹ کی فیصد

میمو: مالی سال 07 میں افغانستان سے مجموعی امپورٹ 76,232,689

مالی سال 12 میں امپورٹ کی جانے والی 07 سرفہرست مصنوعات

	ایچ ایس کوڈ	ڈالر	فیصد% *
دیگرکوئلہ کلسٹر میں نہیں	27011900	65,654,748	33%
اسکریپ وغیرہ	72044990	53,280,079	27%
دیگرکاٹن/کپاس	52010090	23,070,485	12%
تازہ انگور	8061000	12,043,054	6%
پیازاور Shallots	7031000	7,994,908	4%
TALC کچلا ہوانہیں پاؤڈرنہیں	25261010	7,666,285	4%
دیگرگول کیا جائے والا اسکریپ وغیرہ	72044910	4,145,696	2%

ذریعہ: اعداد وشمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں

* افغانستان سے کی جانے والی مجموعی امپورٹ کی فیصد

میمو: مالی سال 12 میں افغانستان سے مجموعی امپورٹ 199,296,321

ٹیبل A-2 افغانستان سے سرفہرست 07 پاکستانی امپورٹ

مالی سال 12 میں پاکستان سے 7 سرفہرست افغان امپورٹ

	ڈالر	فیصد% *
دیگر	144,886,602	17%
سیمنٹ	138,434,088	16%
مختلف قسم کی غذائی اشیاء	64,703,066	7%
گندم اور گندم کا آٹا	52,743,565	6%
پروفائلز	46,945,110	5%
سبزی کا تیل	38,526,168	4%
ڈیزل	34,533,962	4%

ذریعہ: اعدادوشمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں
* افغانستان کی مجموعی امپورٹ کا فیصد

میمو: مالی سال 12 میں پاکستان سے مجموعی امپورٹ 877,754,493

سی ایس او نے سابقتی ایچ ایس کوڈ کو نہیں دہرایا۔ دیکھئے Aneexure ii

مالی سال 12 میں پاکستان کو سرفہرست 7 افغان ایکسپورٹ

	ڈالر	فیصد% *
دیگر	63,227,537	35%
قالین	43,575,990	24%
لیکورائس روٹ	19,063,981	11%
بادام کے پپ	7,438,299	4%
سرخ کشمش	5,631,088	3%
سیاہ Pinnate کے پتے	5,551,350	3%
بھیڑ کی کھالیں	5,200,660	3%

ذریعہ: اعدادوشمار پی بی ایس ڈیٹا پر مبنی ہیں
* افغانستان کی مجموعی امپورٹ کا فیصد

میمو: مالی سال 12 میں پاکستان سے مجموعی امپورٹ 180,649,605

سی ایس او نے سابقتی ایچ ایس کوڈ کو نہیں دہرایا۔ دیکھئے Aneexure ii

ٹیبل A-3 پاکستان اور افغانستان کی دوطرفہ تجارت

Annexure II: ڈیٹا اور تجزیے کے طریقہ کار پر ایک نوٹ

اس ابتدائی رپورٹ کو منعقد کرنے کا مقصد حالیہ رجحانات، مواقعوں، فوائد اور شکایت کی نشاندہی کرنا ہے جو پاک افغان اور اسی طرح ٹرانزٹ تجارت براستہ پاکستان میں موجود ہیں۔ اس رپورٹ سے حاصل کردہ حقائق کی بنیاد پر تحقیق کے مزید علاقوں کی نشاندہی کرنے اور مزید عمل اور پالیسی ہموار کرنے میں مدد ملے گی۔ رپورٹ بہت زیادہ گہرائی تک کسی مسئلے یا موقع یا معاملات پر بحث نہیں کرتی۔ یہ تجارت کے مختلف ذرائع سے حاصل کردہ ڈیٹا اور انٹرویو دینے والوں پر مبنی ہے۔

ڈیٹا کی فراہمی: ڈیٹا کا موازنہ دنیا بھر میں درج ذیل بیان کردہ وجوہات کی بناء پر محنت طلب عمل سمجھا جاتا ہے۔ AnnexureII میں ٹیبل A4، میں دستیاب ڈیٹا میں واضح فرق اس کی بہت نمایاں مثال ہے۔ ہماری اسٹڈی کا مقصد موجودہ ڈیٹا میں سب سے تصدیق شدہ ڈیٹا کی نشاندہی کرنا نہیں ہے تاہم درج ذیل مشاہدات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔

SBP کا ڈیٹا: P.B.S کے ڈیٹا سے مختلف ہے کیونکہ SBP ادائیگی کی منتقلی کی بنیاد پر ریکارڈ رکھتا ہے، جبکہ PBS اپنا ڈیٹا کسٹم ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کرتا ہے۔ جو ادائیگیوں کو ضائع کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ لہذا پاسکتان کے نقطہ نظر سے PBS کا ڈیٹا سب سے زیادہ تصدیق شدہ ہے۔ PBS کا ڈیٹا WTO اور Trade Map کی پاکستان پروفائیلز اور اسی طرح C.S.O ڈیٹا میں بڑے فرق کی وجہ افغانستان کسٹم اور جملہ شماریات کا غیر ترقی یافتہ ہونا سمجھا جاتا ہے۔ لہذا زیادہ تر تجزیوں میں P.B.S کو استعمال کیا ہے۔ اس کی وجہ دو بڑی تعقعات ہیں

A) پاک افغان تجارت دنیا کے ساتھ موازنہ کرنے کے مقصد کے لئے، SBP یا WTO ڈیٹا استعمال کیا گیا ہے۔

B) دیگر قابل اعتماد ذرائع کی غیر حاضری کی صورت میں افغانستان کے نقطہ نظر کا تجزیہ مثال کے طور پر ملک/ جنس کی افغانستان کو امپورٹ/ ایکسپورٹ کے بریک اپ کا تجزیہ سی ایس او کے ڈیٹا سے بنایا گیا ہے۔

ڈیٹا موازانہ کرنے کے مسائل: جیسا کہ زیادہ تر ترقی پذیر معیشتوں کا معاملہ ہے، ڈیٹا کی دستیابی اور ڈیٹا کا موازنہ ایک مسئلہ ہے جب اس کو پاک افغان تجارت کے لئے تجزیہ کے لئے استعمال کیا گیا اس مسئلے کے پیچھے چار وجوہات ہیں۔

اول دنیا کی مسابقتی مسئلہ جو صرف ترقیاتی پذیر معیشتوں کا بھی بلکہ ترقی یافتہ اور ظہور میں آنے والی معیشتوں کا بھی ہے دنیائی مسابقت کا مسئلے کی ٹیکنکل اور نان ٹیکنیکل تشریحات ہوسکتی ہیں۔ ساتھ میں ایکسپورٹ/ امپورٹ کی تعریف جیسے مسائل شامل ہیں، قیمت کی ٹائپ میں اختلاف (ایف او بی، سی آئی بی، ایف اے ایس وغیرہ)، حدود کی تعریف منتقلی کے اوقات، ایکسچینج ریٹ وغیرہ۔ نان ٹیکنکل تشریحات میں غیر انتظامی یا طریقہ کار کے معاملات سے پیدا ہونے والی صورتحال ان میں انڈر۔ ان وائسنگ اور فلائنگ ان وائسز شامل ہیں جنہیں مروجہ پاک افغان تجارت کے معاملے میں رپورٹ کیا ہے۔

دوئم زیادہ تر ترقی پذیر مما لک کی طرح افغانستان اور پاکستان بھی زیادہ بہتر دستاویزی معیشت نہیں ہیں۔ غیر رسمی تجارت پاکستان اور افغانستان دونوں کے اندر اور اسی طرح سرحد پار ہے یہ صورتحال بالکل صحیح رجحان کے تجزیے کو محدود کرتی ہے۔

سوئم پاکستان کا مالی سال یکم جولائی کو شروع ہو کر 30 جون کو ختم ہوتا ہے جبکہ افغانستان کا مالی سال یکم مارچ سے شروع ہوتا ہے اور اس وجہ سے دونوں جانب کے ڈیٹا کو موازنہ کرنے میں مسائل درپیش ہیں۔ مستقبل کے تحقیق کرنے والوں نے ہوشیار کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کا مالی سال تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا مالی سال یکم جنوری 2013 سے شروع ہو گا[29]۔

اور آخری، کیونکہ افغانستان ایک منتقلی والی معیشت ہے اور اس کا مستقبل جغرافیائی، سیاست پر انحصار کرتا ہے اسے عدم پیشن گوئی اور معیشت میں اچانک تبدیلی اور اسی طرح اس کا معاشی ڈیٹا سے مارک کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال گذشتہ چند سالوں میں جی ڈی پی میں انتہا درجے کی اچانک تبدیلی کے ذریعے دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ اچانک تبدیلی کاروباری ماحول میں اس حقیقت سے بھی اندازہ لگائی جاسکتی ہے کہ گلوبل بینک، اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک نے حال میں افغانستان میں اپنے آپریشن بند کر دیئے ہیں[30]۔ ایک اور مثال یہ ہے کہ گذشتہ صرف ایک سال کے عرصے میں ایکسپورٹ کے فیصد کے حصے میں بہت زیادہ تبدیلی ہوئی ہے۔ مالی سال 2011 میں، چین کے 14 فیصد، ازبکستان کے 21 فیصد اور روس کے 4% فیصد افغانستان کے مجموعی امپورٹ میں حصہ تھا۔ سال 2012 میں یہ تبدیل ہو کر 9% فیصد، /11% اور 13% فیصد بالترتیب رہ گئے۔ ایسے پس منظر میں موازنہ کا ڈیٹا گذشتہ سالوں میں ایک سوالیہ نشان ہے۔

ایچ ایس کوڈ موازنہ کے لئے ایک اور مسئلہ ہیں۔ مثال کے طور پر افغانستان میں سی ایس او اپنی سیمنٹ کی امپورٹ کو ایچ ایس کوڈ 6801 (پہلے 4 ڈجٹ)[31] سے درجہ بند یک رتی ہے جبکہ پاکستان میں پی بی ایس اسے ایچ ایس کوڈ 2523 کے تحت درجہ بندی کرتی ہے۔ اسی طرح سی ایس او کیروسین اور ڈیزل کو ایچ ایس کوڈ 2703 کے تحت جبکہ پاکستان میں پی بی ایس اسے ایچ ایس کوڈ 2710 کے تحت درجہ بندی کرتی ہے۔

طریقہ کار: مختلف ذرائع سے حاصل کردہ ڈیٹا جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اس کو ایک طرف رکھتے ہوئے اس رپورٹ کی بنیاد **APTTA** اور پاک افغان تجارت کے مختلف اسٹیک ہولڈرز سے انٹرویو کے ذریعے حاصل کردہ معلومات پر رکھی گئی ہے۔

یہ انٹرویو مجموعی طور پر چون (54) ہیں اس میں سرکاری افسران، تیارکنندگان لاجسٹک فراہم کرنے والوں، امپورٹرز، ایکسپورٹرز، سرحد پار کراچی، اسلام آباد، پشاور اور چمن پاکستان اور کابل، قندھار اور جلال آباد افغانستان کے سرحد پار ایجنٹس کے انٹرویو شامل ہیں۔ یہ موضوع پر گرفت کرنے کے لئے بے ساختہ انٹرویو ہیں ان انٹرویوز کا مقصد مارکیٹ کی اجتماعی ذہانت کا نچوڑ جمع کرنا تھا۔

---

29 World Bank (2011b)
30 World Bank (2012a)
31 CSO (2012a)

ٹیبل A4 کثیرالجہت ذرائع سے تجارت ڈیٹا کا موازنہ

ڈالر (ملین)	ایس بی پی	پی بی ایس	سی ایس او	ڈبلیو ٹی او: پاک پروفائل سے	ڈبلیو ٹی او: افغان پروفائل سے	ٹریڈ میپ (تجارتی نقشہ): پاک پروفائل سے	ٹریڈ میپ (تجارتی نقشہ): افغان پروفائل سے
2012 ڈیٹا							
افغانستان کو پاکستان کی ایکسپورٹ	1 382.05	2 247.67	877.75	NA	NA	NA	NA
افغانستان سے پاکستان کو امپورٹ	13.09	199.47	180.64	NA	NA	NA	NA
2011 ڈیٹا							
افغانستان کو پاکستانی ایکسپورٹ	1,864.00	2,334.90	597.50	2,661.12	730.80	2,660.29	NA
افغانستان سے پاکستان کو امپورٹ	10.25	171.88	NA	NA	136.50	199.50	NA
2010 ڈیٹا							
افغانستان کی پاکستانی ایکسپورٹ	1,204.50	1,572.03	NA	NA	NA	1,684.66	597.50
افغانستان سے پاکستان کو امپورٹ	3.03	139.40	NA	NA	NA	138.30	151.30

علامات اور ذرائع

ایس بی پی۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان: پی بی ایس: پاکستان بیورو آف شماریات: سی ایس او: مرکزی شماریات آرگنائزیشن (افغانستان)

ڈبلیو ٹی او۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (اعداد و شمار متعلقہ ملک کی پروفائل پر مبنی ہیں) ٹریڈ میپ: ڈبلیو ٹی او اور یو این سی ٹی اے ڈی کی مشترکہ ایجنسی

نوٹ: افغانستان مالی سال: 2012 تک افغان مالی سال 21 مارچ سے شروع ہوتا تھا لیکن 2013 سے مالی سال جنوری سے دسمبر تک ہوگا
پاکستان کا مالی سال جولائی۔ جون تک ہوتا ہے۔

Annexure III : پاک افغان ٹرانزٹ تجارت: ایک تاریخ

افغانستان اور پاکستان کے درمیان تجارت کی تاریخ قدیم شاہراہ ریشم سے جڑتی ہے۔ حالیہ وقتوں میں دونوں ممالک کے دوران ایک ٹرانزٹ معاہدہ جسے افغانستان، پاکستان ٹرانزٹ تجارت معاہدہ کہا جاتا ہے 1965 میں ہوا۔ جس کے بعد رسمی دوطرفہ تجارت میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ اس میں اضافے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1967 سے افغان وزارت کامرس اور انڈسٹریز نے 800 سے زائد کاروڈنگ کمپنیوں کو لائسنس دیئے اس سے قبل ان کی تعداد مٹھی بھر تھی[32]۔

تاہم بدلتی حقیقتوں جیسا کہ نئی ٹیکنالوجی اور جدید کسٹم طریقہ کار کے سامنے آنے سے یہ ضروری ہوگیا تھا کہ معاہدہ کو دہرایا جائے۔ نئے معاہدہ کی ضرورت کا اندازہ اس سے لگایا تھا کہ 1965 کا معاہدہ نئی بننے والی وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے لئے پاکستانی ایکسپورٹ کے لئے کوئی اسکوپ نہیں فراہم کرتا تھا۔ مزید برآں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ چوری، اسمگلنگ کے معاملات سے نمٹنے اور اسی طرح پاکستان اور افغانستان کے درمیان مخصوص تجارتی راستے کی نشاندہی کی جائے[33]۔ نیا معاہدہ زیادہ بندرگاہوں، زیادہ کنٹیرز بشمول افغان ٹرکوں اور دونوں جانب سرحد پار مقامات کی تعداد میں اضافے کی اجازت دیتا ہے۔

اس کی روشنی میں، پاکستانی حکومت نے افغانی حکومت کے ساتھ دوبارہ مذاکرات کی منظوری فروری 2006 میں دی اور چار سال کے مذاکرات مشکلات کی لمبی فہرست اور مواقع مہیا کرنے میں کامیاب ہونے اور بالآخر 28 اکتوبر 2010 میں معاہدے پر دستخط ہوئے۔ ابتدائی طور پر APTTA کو جنوری 2011 سے موثر کرنے پر رضامندی ہوئی۔ تاہم طریقہ کار کی ضروریات میں تاخیر سے معاہدہ جون 2011 سے موثر ہوا۔

معاہدہ کے آرٹیکل 54 کے مطابق اپنے موثر ہونے کی تاریخ سے 5 سال تک کے لئے APTTA نافذالعمل رہے گا اس کے بعد یہ خود بخود پانچ سال کے عرصے کے لئے تحریر ہوجائے گا اس میں باہمی رضامندی سے ترمیم کی جائیں گی اور کسی ایک پارٹی کی جانب سے قابل تسلیم وجوہات کی بناء پر ختم نہیں کیا جاتا۔ اس کا خاکہ اس کے نوٹی فکیشن ہونے کے 6 ماہ بعد موثر ہوگا اور کوئی پارٹی عارضی طور پر نہ بچنے والی قدرتی آفت یا ایمرجنسی جس سے عوام کی صحت، عوام کی حفاظت یا قومی سلامتی متاثر ہو معاہدہ کو معطل کرسکتی ہے

نیا معاہدہ یو این کے، میلنیم ڈیولپمنٹ گولز کے تحت ہے جو اراکین ممالک دونوں کی خصوصی ضرورت کم ترقی یافتہ ممالک اور لینڈ لاکسڈ اور چھوٹے جزیرہ ترقی پذیر ممالک کے مسائل سے نمٹنے کا کہتا ہے یہ افغانستان کی 2008 میں نیشنل ڈیولپمنٹ حکمتِ عملی (ADNS) کا حصہ ہے جس کا وژن افغانستان کو تجارتی مرکز اور ترجیحی تجارت اور ٹرانزٹ کی سہولیات اور اسی طرح یا ٹیڈرو پاور کے مشترکہ وسائل کی تلاش کے طور پر دیکھنا ہے۔ اس منظر میں افغانستان نے متعدد علاقائی تجارت آرگنائزیشن میں شمولیت اختیار کی ہے اور 36 سے زائد تجارت سے متعلق معاہدے پروٹوکولز اور ایم او یو (MOU) دیگر ممالک اور آرگنائزیشن پر دستخط کئے ہیں[34]۔

32 UNCTAD(2008)
33 PILDAT(2011)
34 Poulad S.T(2012)

ورلڈ بینک اور اسی طرح UNCTAD نے معاہدہ کو ممکن بنایا۔ APTTA ورلڈ بینک کے فنانس کردہ ایمرجنسی کسٹم موڈرنائزیشن اور ٹریڈ فیلیٹیشن (ECMTFP) منصوبے کے تحت شروع کی جانے والے متعدد کاوشوں میں سے ایک ہے۔ ورلڈ بینک نے معاہدہ کے ڈرافٹ پر عمل کرنے میں افغانستان اور پاکستان دونوں کے نجی شعبے کو ملوث کرتے ہوئے ہائی پروفائل ورکشاپس منعقد کر کے مدد دی۔

UNCTAD کو کئی مرحلوں میں اس منصوبے میں شامل کیا گیا ہے۔ ان میں پاکستانی وزارت کامرس کی جانب سے 2001 میں شروع کیا جانے والا نیشنل ٹریڈ اور ٹرانسپورٹ فیلیٹیشن منصوبہ (TTEP) بھی شامل ہے۔ TTEP نے نیشنل ٹریڈ اور ٹرانسپورٹ فیلیشٹن کمیٹی (NTTFC) قائم کی اور ملک سے اشیاء لانے اور لے جانے کے لئے سنگل ایڈمنسٹریٹیو ڈکوامینٹ (SAD) متعارف کروایا جو پاک افغان ٹرانزٹ تجارت میں اشیاء کے ڈیکلریشن نظام کو سہولت فراہم کرتا ہے UNCTAD ابھی تک پاکستان کو وسطی ایشیاء کی مارکیٹوں تک رسائی کے منصوبوں کا ارادہ رکھتا ہے۔ افغانستان میں UNCTAD نے فنانس اور کامرس وزارتوں کی ADTTA کا ڈرافٹ بنانے میں مدد کی بلکہ UNCTAD کے آٹومیڈیڈ نظام برائے کسٹم ڈیٹا (ASYUDA) کے عملدر آمد میں بھی مدد دی جس کا مقصد ٹرانزٹ کے وقت میں کمی، تجارت کی حوصلہ افزائی اور ٹرکنگ کسٹم کلیشن میں مدد فراہم کرنا ہے۔

Annexure IV: ردعمل دینے والوں کی فہرست

	نام	عہدہ	آرگنائزیشن کا نام	شعبہ
	کراچی			
1	ہارون اگر	صدر	کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری	بزنس ایسوسی ایشن
2	ماجد عزیز	کاروباری	سی ای او/ ڈائریکٹر متعدد آرگنائزیشن	معدنیات/ ٹیکسٹائل/اجناس کی تجارت
3	شکیل احمد	ڈائریکٹر مارکیٹنگ	فارم ایوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ	فارموسیٹیکل
4	وقاص فاروقی	جی ایم مارکیٹنگ	شیلڈ کارپوریشن	اورل اور بے بی کیئر انڈسٹری
5	جاوید بلوانی	مرکزی چیئرمین	پاکستان ہوزری مینوفیکچر ایسوسی ایشن	بزنس ایسوسی ایشن
6	محمد حنیف	ڈائریکٹر	چیس انٹرنیشنل/محمد اقبال اینڈ کو	کلیئرنگ اینڈ فارورڈ نگ
7	حاجی نذیر	سی ای او	بشیر احمد اینڈ کو	کلیئرنگ اینڈ فارورڈ نگ
8	اسلام سلیم	چیئرمین	سیکورٹی پیکرز	بونڈیڈ کیئرر سروس
9	بلال جعفرانی	ڈائریکٹر	سن لائٹ ووڈ مصنوعات	لکڑی
10	معین ملک	سی ای او	ایجیلیٹی	لاجسٹک
	چمن			
11	نیاز محمد	صدر	چمن چیمبر آف کامرس	بزنس ایسوسی ایشن
12	کامران خان	ایم ڈی	عمران خان لمیٹڈ	امپورٹر/ ایکسپورٹر
13	راض محمد	وی پی	آل بلوچستان گڈز ٹرانسپورٹ کمپنیز	بزنس ایسوسی ایشن
14	حاجی حمید اللہ	سابقہ صدر	چمن چیمبر آف کامرس	کلیئرنگ
15	حاجی قیوم	مالک	پاک افغان کلیئرنگ ایجنسی	امپورٹر/ ایکسپورٹر کلیئرنگ
16	حبیب اللہ خان	اسسٹنٹ کمشنر	حکومت بلوچستان	حکومت کا شعبہ
17	حبیب اللہ	مالک	حبیب اللہ اینڈ برادرز	امپورٹر/ ایکسپورٹر کلیئرنگ
18	داد خان	وی پی	ایف پی سی سی آئی	بزنس ایسوسی ایشن
19	حامد علی	مالک	السید برادرز کارپوریشن	ایمپورٹر/ ایکسپورٹر، تاجر
20	حاجی قسیم	مالک	قسیم ٹریڈرز	کلیئرنگ اینڈ فارویڈنگ/ شپنگ ایجنٹ
21	حاجی زرین	صدر	افغان ٹرانزٹ ٹریڈ یونین ایسوسی ایشن	بزنس ایسوسی ایشن
22	اقبال سواتی	کسٹم افسر	فیڈرل بورڈ آف ریونیو	حکومتی شعبہ
	پشاور			
23	سعد محمود	ڈائریکٹر		سیمنٹ ایکسپورٹ
24	عثمان بلور	نائب صدر	پی اے جے سی سی آئی	ماچس فیکٹری
25	زاہد اللہ شنواری	چیف ایگزیکٹو	الفا پائپ	تیار کنندگان/ ایکسپورٹر پی وی سی پائپ
26	ضیاء اللہ سرحدی	صحافی/ ایجنٹ		تجزیہ کار اور کلیئرنگ ایجنسی کا مالک

	نام	عہدہ	آرگنائزیشن کا نام	شعبہ
27	فیض محمد	ڈائریکٹر		خشک میوہ جات
28	عرفان اللہ	ڈائریکٹر		صابن
29	عدیل رؤف	ڈائریکٹر	سائل ووڈ ورکس	Laminatel ووڈ
30	فضل خان شنواری	صدر	پاک افغان ٹرانزٹ تجارت گروپ	ٹرانسپورٹر/ سرحدی ایجنٹ
31	ریاض ارشد	سی ای او		فارموسٹیکل
32	ڈاکٹر ایم سعید جدون	ایڈیشنل کلیکٹر	کسٹم - سی بی آر	حکومت پاکستان
	اسلام آباد			
33	وقار شاہ	جوائنٹ سیکریٹری	(APTTA)	وزارت کامرس حکومت پاکستان
34	محمد سلیمان	ماہر	یو ایس ایڈ۔تجارت منصوبہ پاکستان	
	افغانستان			
35	حاجی محمد اسلم	صدر	انگزیرا کمپنی	تازہ پھل
36	حاجی بیٹانی	صدر	بشیرل بیٹانی	تازہ پھل
37	حاجی منگل	مالک	حاجی منگل	الیکٹرک سٹی
38	سلا خان	مالک	اسپین کالے	الیکٹرک سٹی
39	حاجی ایم سلیم	مالک	گھر	قیمتی پتھر
40	شرف الدین	مالک	ناوائی افغان اسٹون	قیمتی پتھر
41	ایم اکبر	مالک	سنکھر	دوائیں
42	ولی	مالک	مستری	تازہ پھل
43	ظاہر محمد	مالک	میڈیکل سروس آف افغانستان	مشروبات
44	علی شائق	مالک	شائق ناول لمیٹڈ	مشروبات
45	سلمان ذکی	مالک	سلمان ذکی لمیٹڈ	گارمنٹ
46	حاجی محمد سائل	مالک	سربلند بابا	گارمنٹ
47	حاجی اشرف	مالک	افغان پشتون	دوائیں
48	سہراب مہمند	مالک	سہراب مہمند	برتن
49	سعود نجیب	مالک	سعود نجیب	گارمنٹ
50	حاجی زراب	مالک	زراب لمیٹڈ	دوائیں
51	ایم نعمان	صدر	سعود نثار	تازہ پھل
52	شاہد خان	صدر	افغان ناوائی دستکاری	دستکاری
53	احمد اللہ	صدر	استرگ افغانستان	مشروبات
54	صافی	صدر	جانی نو ماخرکا	مشروبات

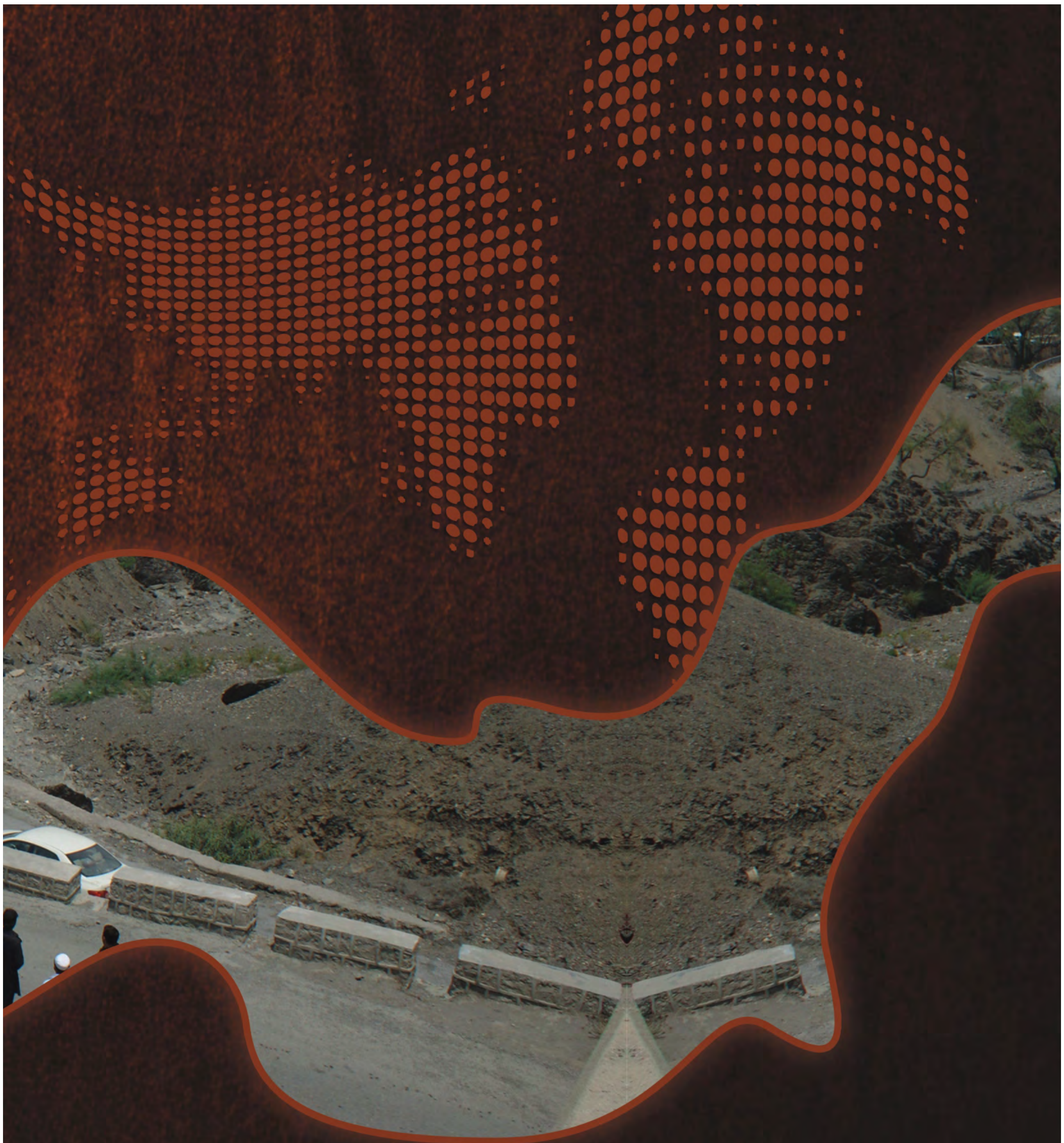

پاکستان آفس:

پہلی منزل، کے سی سی آئی بلڈنگ، ایوانِ تجارت روڈ،

آف: شاہراہ لیاقت، کراچی ۷۴۰۰۰، اسلامک ریپبلک آف پاکستان

فون : +92-21-99218024-7

فیکس : +92-21-99218028

ای میل: info@pajcci.com

افغانستان آفس:

چمنِ حضوری، کابل ننداری کے برابر، کابل،

اسلامک ریپبلک آف افغانستان

فون : +93-79-1608060

فیکس : +93-77-6100166

ای میل: info@pajcci.com

www.pajcci.com